

وَقَدْ لَعَنَّكَ لَمْ يَكُنْ بِكَ إِذْ أَنْتُمْ أَذْنَابًا
وَالْمُصَلِحِينَ يَرْجُوهُمْ

بیتنا

ایکٹریٹ
محمد حفیظ
بقا پوری

شکر
چند سالانہ
پچھ روے
ششماہی ۵۰-۳۰
حاکم غیر
۵۰-۷۰ روے
فی بیچما
۱۳ روے

۱۳ مارچ ۱۹۵۸ء

۱۳ مارچ ۱۹۵۸ء

جلد

رحمت کا نشان — پیشگوئی مصلح موعود

آگے سے ۷ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالمگیری کو خدا تعالیٰ نے ایک عظیم نشان نشان
دیکھنے کے لئے کوشش کی اور آپ نے اسے ۲۰ فروری ۱۸۵۸ء کے اشتہار میں بطور پیشگوئی شائع فرمایا
خدا کے فضل سے یہ پیشگوئی آپ کے نزدیک اور حالت اجماع کے موجودہ امام امام کے وجود میں بطریق اتم پوری ہوئی اور
پوری ہوئی۔ ۲۰ فروری کے اشتہار میں بس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے لیکن الہامی عبارت حسب ذیل ہے۔ اور پیشگوئی
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

خدا نے مجھ کو ایک رنگ و برکت نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے وہاں نشانہ دیا اور اسے بھولنے والی ہے خدا نے مجھ کو
میں ہے ایک رنگت کا نشان دینا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تصریحات کو
سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے پورا قبولیت تک دی۔ اور تیرے سطر کو جو ہوشیار پور اور پور
کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور
احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فرج اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اسے مغفرت تجھے برسر امام بخدا
پہنچاتا ہے جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پیچھے سے نجات پاویں۔ اور جو قوموں میں دیکھے ہوئے ہیں یا ہر
آویں۔ اور نافرمان اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور نافرمان اپنی تمام برکتوں سے
ساقط آجائے اور باطل اپنی تمام خوبئوں کے ساتھ کھٹک جائے۔ اور نافرمانوں کو جس قدر ہوں۔ جو جاساتا
ہوں کرتا ہوں۔ اور نافرمان وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لائے۔ اور
خدا کے دن اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب ہی نگاہ سے دیکھتے
ہیں ایک کھلی نشانی ہے اور پھر موت کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک دیکھو اور ایک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک لڑکا غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔
وہ لڑکا تیرے ہی ختم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

جو صورت پاک لڑکا تمہارا جہان آتا ہے اس کا نام غلام ایک اور شہر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے
اور وہ رحمت سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آتے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں
آئیگا اور اپنی نفس اور روح اور حق کی برکت سے بہنوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمہ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا
کی رحمت و بخشنندگی سے اسے کلمہ محمد سے بھی ہے۔ وہ سخت ذہین و جہیم ہوگا۔ اور دل کا چلنے اور علوم ظاہری و
باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور بہترین کو جاد کرنے والا ہوگا اس کے لئے سمجھیں نہیں آئے) دو شخصیتوں سے مبارک دو
شخصیتیں۔ فرزند دیندار کی رہنمائی مشہور اور اقوال والہجر مظہر الحق والعدل ہوگا ان اللہ نزل
میں اللہ کی رحمت کا نزل بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے
اپنی رحمت کی عطیہ سے موعود کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد
پڑھے گا اور اسیروں کی رہنمائی کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کشتاروں تک شہرت پائے گا۔ اور
قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ نبی اپنے نفسی نقطہ آسمان تک گزرنے کی طرف اٹھایا جائے گا۔ جو کان
آسمان مقضیاً

راشتہ تیار ۲۰ فروری ۱۸۵۸ء

اخبار احمدیہ

روہ ۱۰ فروری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح
اثنی عشریہ اللہ تعالیٰ بشیرہ العزیز کی رحمت کے
مستحق حضرت مرزا ابوالشیر احمد صاحب مدظلہ العالی
بزرگوار کا طالع فرمائے ہیں کہ
حضرت زاید اللہ تعالیٰ کی تمام طبیعت
لیقتضیٰ تقاضا اجماع سے اللہ تعالیٰ کی
احباب حضور زاید اللہ کی رحمت و سلامتی اور
دراذنی عمر کے لئے التماس سے دعائیں جاری رکھیں

قادیان ۱۳ فروری مبارک طالعی کلمہ مسطور
بشیر احمد صاحب آج پوریوں میں امام کی کرامت
لئے ارتعاش و سرور و دلچسپی کے لئے
۱۳ فروری مبارک طالع مرزا ابوالشیر احمد صاحب مع
اہل و عیال بجز دعا بقیت ہی الحمد للہ

اندر سے کھینچنا

- مبارک وجود
- شان مصلح موعود (نظم)
- خطبہ عبدالحق از حضرت مصلح موعود الودود
- حضرت مصلح موعود کا دعاؤں کی قبولیت
- حضرت مصلح موعود اور تحریک جدید کا چراغ
- مصلح موعود کی سیدائش کے لئے نوساد
- سیدنا کی الہامی تعبیریں
- مصلح موعود اور وقف جدید
- اول العزم مصلح موعود
- المصلح الموعود (نظم)
- مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں
- علوم ظاہری و باطنی سے پر مصلح موعود
- طبع انسان پر مصلح موعود کے اثرات
- اظہار تشکر کا عملی فریضہ
- مرکزی اعلانات اور فریضے

مبارک وجود

۲۰ فروری کا دن احمدیت کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے اس لئے کہ ۲۰ فروری ۱۹۱۷ء کے روز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خلائقی سے وہی یا کر ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی جس میں آپ کو غیر معمولی صفات کا حامل زند عطا کئے جانے کی بشارت دی گئی تھی۔ اس پر موعود کی نسبت ۱۲ مارچ ۱۸۸۵ء کے اعتبار سے فرمایا۔

بے غلبہ لقب اور احسان و بہ برکت حضرت قائم الامم امیر الملوک علیہ السلام و سلم خداوند کریم سے اس عاجزی کا کو توفیق کر کے ایسی بابرکت روح بھیجے گا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری دہا ظنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

جو غیر پیشگوئی آپ کے زندہ اور مبعوث احمدیہ کے موعود امام مہم امیر الملوک سے تھی میں بوجہ اتم پوری ہوئی اسکے التذکرے نے آپ کو ان برکات سے بھی آوازاں کر ڈالا اور کہا گیا۔ جہاں کو جسے پہلے تو مصلح موعود کی برکات کا عیان ظہور آپ کے ہوم بدلتی سے ہی نفاذ آیا ہے۔ جسکا ۱۲ فروری ۱۹۵۶ء کو پیدائش کی خبر مذکورہ اخبارات میں لکھی اور اسی اشتہار میں اسی دن ستر دھماکت کا بھی اعلان کیا گیا ہے جس سے ایک نئی راہ دہانی ہوئی کاتب مہم عمل میں آیا۔ گویا ۱۲ فروری ۱۹۵۶ء کا دن اگر ایک طرف مصلح موعود کی پیدائش کی خوشخبری لایا تو اسی روز ان آسمانی برکات کا دروازہ کھل گیا جو اس پر آشوب زمانہ میں خاص روز دہانی بنیادوں پر قائم شدہ ایک نئے روحانی سلسلہ کے آغاز سے وابستہ ہیں۔

(۲)

حضرت غلیفہ اولیٰ کی وفات کے بعد جب آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر بھی صرف ۵۰ سال کی تھی۔ اور اندرونی اور بیرونی تشددی مخالفتوں کا سامنا تھا۔ آپ نے نہایت جواہری سے جماعت کی تہیات کی اور آپ کی راستی میں جماعت نے دن و دوئی رات جو کئی ترقی کی۔ اور بہتر پیرا لفظی ہی پیدا ہوئے اور اس مبارک وجود کے حق میں خود اقلے کی غیر معمولی لغت و تائید سے آپ کے ساتھ ظاہری دہا ظنی برکات کے نزول کا ناقابل تردید ثبوت پیش کیا۔

(۳)

جو تک آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیے جانتے ہیں اس لئے خود اقلے نے آپ سے اسلام و احمدیت کی اشاعت و خدمت کا ایسا عظیم الشان کام لیا کہ جس کی نظیر اس زمانہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے جماعت کی ایسی شاندار تنظیم فرمائی جس کی برکت سے اس

جماعت نے وہ جہت انگریز کام کے کو درگاہ پر باوجود کثرت تعداد کے ان دینی خدمات سے یکسر غور سے۔ اور آج اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام ایک عالمگیر پروگرام کے تحت وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور اگر توہین اس مبارک وجود سے برکت حاصل کرنے کے لئے آئے بغیر ہی ہیں۔

(۴)

آپ نے جماعت میں خدمت دہی کی الہی روح چھونک دی ہے کہ جماعت سیکولر و فرعون اور زندقہ کیوں وقت رکے اپنے اعزہ و اولاد کو چھوڑ کر در در راہ نماز میں اٹھائے مگر اللہ کے لئے نکل گئے اور خدا تعالیٰ نے اس پر درام میں الہی برکت کھلی کہ آج بجا پر لکھا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ بوجہ عز و بڑ نہیں ہوتا۔ اسکے کہ آباد دنیا کے ہر گوشے تک میں اس مقدس جماعت کے آزاد پائے جلتے ہیں۔ جہاں مبارک وجود کی صحیح قیادت کا اثر ہے۔

(۵)

تعمیر ملک کے وقت جب حالات کی مجبوری سے قادیان کی اکثر آبادی کو قادیان چھوڑنا پڑا۔ آپ نے ایسے خونخوار وقت میں بھی قادیان کے مقدس مقامات کو خالی نہیں دینے دیا۔ بلکہ آپ کی برکت سے جماعت کے ایک حصہ کو ان مقامات کی خدمت و آبادی موقوفہ۔ گویا ہم لوگ جو اس وقت قادیان میں آباد ہیں ہم اس جگہ اقامت پذیر رہنا بھی اسی مبارک وجود کی برکت کا نتیجہ ہے۔ بلکہ چاری درویش زادہ کی کا ایک ایک انڈ اور اس وقت بھارت میں احمدیت کے اس بخش اصولوں کا پرچار اور سب الہی پاک روح کے غلیظ نزول برکات کا زندہ ثبوت ہے۔

(۶)

اسی طرح جماعت کے دوسرے حصہ جو تقسیم ملک کے وقت وطن سے بے وطن ہو کر آگندہ اور منتشر ہو گئے تھے اس مقدس وجود کی برکت سے پھر ایک جگہ جمع ہو گیا۔ اور جماعت کو ایک نیا فعال مرکز آباد کرنے کی توفیق ملی۔ اگرچہ تقسیم ملک کے وقت ترک وطن کرنے والے تمام مسلمانوں کے لئے حالات کیساں تھے۔ لیکن پھر مسلمانوں کے مقابلہ پر جماعت احمدیہ کے افراد کو بلا دہر تک پریشانی اور ہر آگندہ حال پھرنے کی ذمہ دہی تھی مگر طرح ایک مہم عملی نے ان کو یہ کہہ دیا کہ جماعت کے لئے یہی ہے حضرت مسیح موعود کے لئے جماعت کے افراد کو اپنے ساتھ ہی لے کر اور خلائق سے ان کے لئے رفاق و مددگار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی حکمت کی متعلق مفصل مطالعہ

حضور کے اپنے الفاظ میں

پچھلے سال اکتوبر میں جاہ سے واپسی پر میری بیماری کی تکلیف کچھ اس طرح بڑھ گئی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے نایاب امراض ہوتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ یہ نایاب کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ بار بار موسم کی تبدیلی کی وجہ سے ہے۔ اس وقت تو طبیعت بہت کھرا گئی تھی۔ اور میں ڈرنا تھا کہ مہلک بھی خالی ہو سکوں گا یا نہیں۔ مگر کسی کے جھکا کی حالت میں افاقہ ہو گیا۔ لیکن چند ہی کے آخر میں متعدد بار نفس کا چوہری برائی بیماری سے شہید ہو رہا۔ پھر اس کا دورہ التماس شدہ ہوا۔ اور دائمی فوڈنگ پر توجہ کی گئی۔ یہ پھر لڑ گیا۔ کشت لکھنوی دہلی طرف بھی فوج کر رہا ہے۔ ڈاکٹر تھے کہ فوج لگ جاتا تو ضرور کھتا کہ ایک دفعہ ہی ہوتی آتی۔ جو کہ وہ آپ کو نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ نایاب نہیں ہے۔ بلکہ نفس ہی سے پیدا ہونے کا علاج شروع کیا گیا۔ اور ۳ فروری کی صبح سے کسی قدر افاقہ حاصل ہوتا ہے۔ اگر موسم میں خوشگوار تبدیلی رہی۔ اور افاقہ لگنے کا فضل شامل حال رہا تو امید ہے کہ جی جلد تک یہ بیماری بھی مٹ جائے گی۔ اور کھریاں بھی صحت عود کر آئے گی جس سے مراد ہماری آن سے بندہ سالانہ اپنے دانی صحت نہیں۔ بلکہ وہ صحت مراد ہے جو دلالت سے واپسی والے سال تھی۔ اور جو خوشگوار ہیں۔ یہی تھی۔ اگر وہی مکمل صحت حاصل ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہی زندگی ایک بے غمی زندگی بن جائے گی۔ بلکہ خلائق کے لئے ایسے کام تیار ہے کہ جس سے تمام اسلام کو فائدہ پہنچتا ہے

۲۵ خاکسلاہ۔ مرزا محمد احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) نشان مصلح موعود

انوار تاب تہی مظلوموں اور دین صاحب اکمل پروردہ فروری میں پچھلی یا کسی کو شہادت جو ملی اس کا مصداق جو سرزند ہے ہم مانتے ہیں یعنی محمود وہ موعود بشر ثانی حضرت تہدی کا دل بند ہے ہم مانتے ہیں و انقب راہ خدا کا شرف اسرار مجدا اور جنت دومتہ اور زندہ ہے ہم مانتے ہیں مظہر حق و عدلا۔ جہیز افواہ سماہ علم قرآن کا ہمنام ہے ہم مانتے ہیں جس نے ویرانے کی کشتی بسائی ہے نئی وہ ہی اپنا چین بند ہے ہم مانتے ہیں ربوہ میں بچوں کھلے نگارین ہیں اس لئے ہے چلیں احمد کا بڑا مند ہے ہم مانتے ہیں کس نے فہم کو کیا ذات تہا راہ و مصلحین یہ ملائک کی شکر خند ہے ہم مانتے ہیں قادیان ربوہ کی صورت میں نمودار ہوئی یہ سجائے سرزند ہے ہم مانتے ہیں جس نے اسلام کی تبلیغ سے شہرت پائی فاضلی ترک ستم خند ہے ہم مانتے ہیں روز و شب تذکرہ و فکر جہاد تہی ہر مرد آب کا پابند ہے ہم مانتے ہیں عشر دیتے ہیں بصد شوق و ہر مولیٰ میں آخراں است کا وہ چند ہے ہم مانتے ہیں خانہ آباد رہنے دولت و شجنت بھی ہرے ہر دے دے دل آسند ہے ہم مانتے ہیں وہ ذریعہ ہے دعاؤں کی قبولیت کا کون کہتا ہے کہ وہ بند ہے ہم مانتے ہیں رقص مستانہ۔ ہر دے بے خانان اکمل کہ جو موسم ہے وہ نور مند ہے ہم مانتے ہیں

پیشگوئی مصلح موعودؑ اور اس کا پس منظر

از مکتب مولانا جلال الدین صاحب مدرس سابق مبلغ تنظیم انگلستان و بلاد ہند

محرم شمس المبارک ۱۳۱۱ھ کے موقع پر "پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی معنی" ایک پیمبر خیز نرانی جو "الفضل بلوہ" میں بالفاظِ شائع ہوئی ذیل میں تقریباً اسلامی حصہ اختیار افضل سے نقل کیا جاتا ہے۔ جو آزادی ہند کے مسافقہ شائع شدہ جرنلینوں کی تجویز و تصانیف کرتا ہے۔ رائڈر شری

ایک حدیث نبویؐ کی تشریح

آج سے چودہ سو برس پیشتر نبیوں کے سردار حضرت قائم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا کہ میرا بیٹا موعودؑ ہے جس کا نام موعودؑ ہی رکھا جائے گا اور اس کے لئے یعنی اس کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اسے ایک بیٹا دیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح فرماتے ہیں۔

قد اصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم المسیح الموعود مسیح موعود و یولد لہ فقیہہ اشفاقۃ الخ ان اللہ یحبیہ ولد اصابھا یشاہبہ ابانہ ولد یا باخ و یسکون من عبد اللہ المکرمین و اشک کلمات اسلام منعم یعنی مستحضر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی کہ مسیح موعودؑ پیدا کرے گا۔ اور اس کے اولاد ہوگی۔ تو اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے خاص طور پر ایک صالح فرزند عطا کرے گا جو اپنے باپ کی نظیر ہوگا اور ایک اسی نام کا طبع و فریضہ دار اور وہ اللہ تعالیٰ کے موعود بنوں میں سے ہوگا۔

اسی طرح اس کتاب حقیقۃ الہیہ ص ۱۱ میں فرماتے ہیں:-

"اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعودؑ کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جیسا نشان ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ مگر میری بعض پیشگوئیوں میں یہ فرمایا گیا ہے کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی

میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر رسالی بعد حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام مہدیؑ کا ذکر کرتے ہوئے بالہام الہی پر پیشگوئی فرمائی:-

دور اوچوں شد متنام بلام لیدر پیش یادگار سے بیوم اس شخص کے متعلق حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں:- "یعنی جس شخص کا زمانہ گمبائی کے ساتھ گزر جائے گا۔ تو اس کے گزیر میں اس کا ارکا یا یادگار رہ جائے گا یعنی مقدر یوں سے کہ قدر اتنا ہے اس کو ایک لوہا پار سے لگا کر جو اس کے خون پر پڑے اور اس کے رنگ سے رنگیں ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کی یادگار ہوگا یہ درحقیقت اس عابد کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے و نشان آسمانی صلا

یہ آیتوں سے سچ کا وہ پسر موعود جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جسے خدا تعالیٰ نے علم پاکر پیشگوئی فرمائی کہ وہ اپنے باپ کے رنگ میں رنگیں اور اس کا چہرہ نہیں ہوگا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی وعدہ فرمایا کہ ایک کو تک فرزند صالح اور پارسا عطا فرمائے گا جو مصلح موعود اور جسی داستان میں آپ کا نقیر ہوگا۔ وہ مسیح موعود مصلح موعود کوں ہے جو ان تمام پیشگوئیوں کا مصلح ہے۔ یہ مسیح موعودؑ کا عزوان اور موعودؑ جس کے متعلق میں مقررہ وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے گفتار کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔

قادیان کے مندوؤں کی نشان نمائی کے لئے درخواست

مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مفضلہ پیشگوئی کا ذکر کرنے سے پہلے یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ شہادت میں منشی تارا چند کھتری چھٹی رام اور سندھت نہال چند دیکھ دس مندوؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بذریعہ چھٹی یہ درخواست کی کہ آپ نے لندن اور امریکہ کے لوگوں کو بذریعہ رجسٹریڈ خط طبع و دعوت دی ہے کہ اگر کوئی طالب صادق ایک برس تک میرے

پاس قادیان آکر ٹھہرے تو خدا تمہارے لئے اس کو ایک نشان قرار دے گا۔ اس بات حقیقت اسلام فرود کرے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہو۔ "میرم لوگ جو آپ کے مسایم اور شہری میں لندن اور امریکہ دونوں سے زیادہ حقدار ہو۔

"ہاں یہ نشان فرمایا جیسا جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے جو یہ معلوم ہو سکے کہ وہ مسیحی اور پاک پر مشرکوں کو آپ کی راستبازی دینی کے عین محبت اور باپائی کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے یا تو قبولیت دعا سے قبل اور وقت اطلاع بخشتا ہے۔ یہ آپ کو ایسے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے اور نظیر پیشگوئی ان پر شدید بصیرتوں کی خبر آپ کو دیتا ہے یا ایسے عجیب طور کے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے۔ جسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقبولوں بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی چھٹی کو مخلصانہ درخواست تیار دیتے ہوئے فرمایا فرمایا:- "اگر آپ صاحبان ان عہدوں کے پاس ہوں گے کہ جو اپنے خط میں آپ ظاہر کر چکے ہیں۔ تو ضرور خدا نے قادر مطلق حلاوت کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو۔

مندوؤں کے مکتوب میں نشان کی مدت کے متعلق یہ لکھا گیا تھا:- "سال جو نشان کے دکھلانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتدائے ستمبر ۱۸۶۸ء سے شمار کیا جائے گا جس کا افتتاح ستمبر ۱۸۶۸ء کے اخیر تک ہو جائے گا"

یہ خط طلالہ شریعت رائے و دیگر آریہ سماج قادیان نے نہیں لکھا ہوں کی گواہی کے ساتھ "بایں مندوؤں" امرتسر میں بصورت اشتہار شائع کر دیے۔ درج ذیل تین رسائل جلد اول ص ۱۰۰ (۱) اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سو جانپور جانے کا ارادہ فرمایا۔ مگر آپ کو الہام ہوا کہ "پتیری عقدہ کشائی ہو شہید ہو جس کوگی" اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارگاہِ ہر

آپ سے ہوشیار پور جگہ جاسی دن تک اہل دنیا سے بچل منعقد ہوگا ہے قادر خدا سے نہایت عاجزی اور تقرب و زاری سے دعا کریں اور اس کی تائید اور نصرت کا نشان طلب کیا۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔

اشتراک ۲۰ فروری ۱۸۶۸ء

۲۰ فروری ۱۸۶۸ء کو آپ نے اشتہار لکھا کہ ہوشیار پور مورخہ ہر گز ۱۸۶۸ء میں مشائخ ہو۔ اس میں آپ نے فرمایا:- "خدا کے رحم و کرم پر ہرگز ہرگز سے جو ایک چیز پر تیار ہے رہتا ہے وہ خدا کا حکم ہے کہ اپنے الہام سے ہی ظاہر کرے کہ فرمایا:- "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق ہونے کے بعد مجھ سے ملنا۔ سو میں نے تیری نصرت کا نشان اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے جاری کر دیتا ہوں۔ چنانچہ وہی اور تیرے ستر کو جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا کفر ہے تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان ہے عطا ہوتا ہے۔ اور فرخندہ ظفر کی نگین تجھے بھی ہے۔ خدا نے منظر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا نہادہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پتھر سے نکالت یا دس۔ اور وہ برترین پس دینے پر ہے جس ہاں آویں تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور توحا اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام برکتوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تارک جہیں کریں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تارک یقین لاری کریں ہرگز سے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے بندو پارسا انہیں لائے اور خدا کے دین اور اسی کی کتاب اور اس کے ایک رسولی محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی گناہ سے دیکھتے ہیں ایک تھلا نشان ہے اور تیروں کی راہ ظاہر ہو جائے ہے نصرت کرے کہ ایک فریضہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے لے گا وہ لڑکا تیرے ہی نام سے تیری ہی ذریت و نسل سے ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا ہمایاں آتا ہے۔ اس کا نام شرفیوں اور بڑے بھی ہے۔ اس کو مقدس زمانہ ہی کھی ہے، اور وہ جس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ سے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے سبھی نفس اور روح الخبیث کی حرکت سے بچنے کو یہاں ہی سے عاف کرے گا وہ کلمتہ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و عبوری نے اسے کلمہ تجلیت بھجوا ہے۔ وہ نعمت ذمیں بہیم ہوگا اور ولی کا حلیم اور معلم ظاہری و باطنی ہے پر کیا ہائے گا اور وہ حق کو چار کرنے والا ہوگا اس کے ساتھ سبھی نہیں آئے، درشتی ہے ساتھ وہ سنبندہ - فرزند و لیدنگرامی ارجمند مظہر الاولیاء لائبر مظہر ائمن و اعلم کائنات اللہ نزل من السماء جس کا زوال بہت عبادت اور جلال الہی کے بخور کا موجب ہوگا۔ نور آئے ہے خود جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے خاطر سے مسخ کیا ہے اس میں ہی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جہنم سے گا اور اہل ہدیٰ کی رستہ نشانی کا موجب ہوگا۔ اور وہ جس کے گناہوں تک شہرت پائے گا۔ اور تو جس انس سے حرکت پائیں گی۔ تلب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ حیات احساناً مقصدیہ

ذکریت حضرت یوحنا و علیہ السلام

کے متعلق الہیات

اس خاص موعود زمانے کے متعلق بشارت دے کر اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذکریت اور آپ کی نعمت دکھائی اور دشمنوں کی ناکامی و نامرادوں کے معتقدانہ

خوابیاہ
تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذکریت کو بہت بڑھادوں گا اور حرکت دہن گا۔ مکہ بعض ان میں تم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے نکوں

میں پھیل جائے گی۔ اور سر تک نشان تیرے جہی نچا بیوں کی کافی جائے گی اور وہ جلد لا دلدرہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر عذاب بلا بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے ان کے گھر بواڑوں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ ٹیکس آگہ و جوح کریں گے تو قہارم کے ساتھ جو جوح کرے گا۔ خفا تیری بکتیں اور دکھیلے گئے گا اور آجڑا ہوا گھر خوشے آد کرے گا اور ایک ڈاؤن ٹاؤن گھر کھڑے سے

پر تیری ذکریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سہولت رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رہے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دینا۔ میں تھے اٹھائوں گا اور اپنی طرف بلاؤں کی ہر جہاں مضمون میں سے کھیں نہیں آئے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی ٹکڑی تھے ہرے ہیں۔ اور تیرے ظلام نے ان کے سر پہ اور تیرے نابود کرنے کے خیالی ہیں وہی وہ ناکام ہیں گے۔ اور ناکامی و نامرادوں میں مرے گئے۔ ٹیکس خدا جسے بھی کا میاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے فالن اور ولی ہوں گا عروہ بھی بڑھادوں گا اور ان کے نفوس راحوالی میں حرکت دنگ اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تاہم روز قیامت غالب رہیں گے جو جاسدوں اور صدائوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور ان کو بخش نہیں کرے گا۔ اور وہ وقت آتا ہے مکہ تزیب ہے خدا و شاہوں اور اہل ہدیوں میں تیری نعمت ڈالے گا۔

یہاں تک کہ بادشاہ تیرے پکڑوں سے حرکت ڈھونڈیں گے
دیکرہ ملاؤں ۱۶۰۱-۱۶۰۲ اور اشتہار ۱۶۰۲

۱۶۰۹
پس میں فرزند ملک کی بیگم کو کثرت سے ملے اللہ علیہ وسلم اور دلیا نے امت نے کی

تھی۔ اسی فرزند و لیدنگرامی ارجمند کے خفا کی و صفات کا ذکر حضرت یوحنا و علیہ السلام کے مندرجہ بالا الہیات میں کیا گیا ہے۔ اور قادیان کے دس بندوں نے قبولیت دیا اور اسرار تغیبہ پیا ملاح اور نعمت و تائید الہی کا نشان جو انسانی طاقتوں سے بالا اور طلب کیا تھا۔ اسی کے مطابق یہ نشان آپ کو دیا گیا۔ جو نہ صرف ان کے لئے بلکہ نذرانہ راہبر اور تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہے۔ اسی میں قبولیت دعا اور اسرار غیبیہ پیا ملاح پائے نا ذکر بھی موجود ہے۔ فرزند موعود کا پیرا حونا اور ان کا اعلیٰ صفات سے متصف ہونا اور ان کے زریعہ دین حق کی شاعت اور عمل اور دین اسلام اور قرآن مجید کا نام اللہ کا شرف ظاہر حونا۔ اور یہ کہ وہ آپ کو بائیں ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور وہیں اس سے بکت پائیں گی۔ اور یہ کہ وہ بھی گھر پائے گا۔ نیز یہ کہ آپ کی ذکریت بھی منقطع ہوگی۔ اور آپ کی نسل کثرت سے ہوگی۔ اور ان میں بعض کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور آپ کے ہدی بھی تیروں کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ اور وہ لا ملدرہ کر مر جائیں گے۔ اور وہ آپ کے فالن اور ولی بن جائیں گے۔ اور وہ آپ کے گھر کو بڑھائے گا۔ اور آپ کی دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا۔ اور آپ کے ماسد اور دشمن جو آپ کے نابود کرنے کے خیالی ہیں وہی وہ ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادوں میں مرے گے۔ ٹیکس خدا آپ کو کھلی کامیاب کرے گا۔ بیب احمد اسرار غیبیہ اور پوشیدہ بعد ہیں جو بطور پیشگوئی آپ پر ظاہر کیے گئے ہیں جن کا پورا ہونا یقیناً طور پر انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور پھر اس میں آپ کا مدد اور جماعت کا ایسے لوگ پر مدد ہونا کیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ تقدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور اپنے ملکوتوں سے کرنا آیا ہے۔

اس نشان کی اہمیت

یہ وہ نشان ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا اور اشتہار ۱۶۰۲ فروری کے مندرجہ الہیات میں اسی نشان کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

”اسے منکرہ اور حق کے مخالفو اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اسی فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی

مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم بے جہد اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور برادر کو کو کچھ پیش نہ کر سکو گے تو اس آگے نہ ڈرو کہ جو زمانوں اور جہلوں اور حد سے پیشے والوں کے لئے تیار ہے“

اور اسی نشان کے متعلق حضرت نے ۱۲ مارچ ۱۹۸۵ء کے اشتہار میں تحریر فرمایا۔

”یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسانی ہے۔ جس کو خدا نے کریم ہدف نامے مارے ہی کریم مؤمن و رحیم موعود کے لئے اللہ علیہ وسلم کی عداوت و بغضت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور اس حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے کے سدا ہوا اور اعلیٰ و ادنیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔“

آرہیہ مساج کا روح عمل

اس نشان کی اشاعت کے بعد آریوں میں سے پنڈت لیکھرام نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۵ء کے جواب میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو لکھا: ”آپ کی ذکریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ نایت درو میں سال تک شہرت رہے گی۔“

نیز لکھا: ”سہارا الہام کہتا ہے کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا فخر ہو جائے گا۔ اور آپ کی ذکریت سے کوئی باقی نہ رہے گا۔“

رکھیاں آریہ سا فرمیں (۱۶)
اگر پنڈت لیکھرام کی اس تحریر کے بعد تین سال تک وہ موعود لڑکا پیدا نہ ہوتا تو اس کا اقتراض ایک مذہب ترقی ہونے ہی رہے ہر گز آپ کے ہاں آگست ۱۹۸۵ء میں جب پیش اولیٰ میدا ہوں گے نوات پاکہ تو یہ وقت لیکھرام سے اس پر خوش نشانی۔ اور اس کی نوات کو اپنی بیگم کی کی عداوت کا نشان کچھ یاد کی اس حالت میں ہی فروری ۱۹۸۵ء کو موعود لڑکا تین سال کے اندر اندر پیدا ہوگا اس دشمن اسلام کی بیگم کے کہ نقطہ ثابت نہ بنا چکا ہے اور یہی ہوا وہ لیکھرام و صلح موعود ۱۲ فروری ۱۹۸۵ء کو ہو گیا کہ تین سال کے بعد سے ہوئے ہیں ابھی وہ بیٹے باقی تھے پیدا ہوا ہے

ہوئے۔ جس میں بتایا گیا کہ خدا تعالیٰ آپ کو ایک ایسا رونا دسے گا جو خدا کی طرف سے ایک خاص رحمت کا نشان ہوگا اور اُس کے ذریعہ دین کو بہت ترقی حاصل ہوگی۔

نشان رحمت کی وضاحت اس نشان رحمت عرس وغایت ہے۔ اسے ۲۲ روزهی

۱۸۵۷ء میں اس کی عرس وغایت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ

"تا وہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آئے اور باطن اپنی تمام خوبتوں کے ساتھ ہوا جاسے اور ہرگز یہ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تادمہ بقیوں نہیں کرتا ہوں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا اسکے وجود پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا اور شکر و تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ہے اور تجربوں کی راہ ظاہر ہوجاتے ہے"

اور اسی اشارت میں اس نشان رحمت کی رحمت کی شکل لانے کی مخالفی اسلام کو خدا تعالیٰ کے الفاظ میں فرماتے ہیں:-

آئے منکر اور حق کے مخالفو اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہارا حق فعل و احسان سے کچھ انکار ہو جو تم نے ایسے بندے پر کیا اس نشان رحمت کی مانند تو بھی اپنی نسبت کو سچی سمجھنا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یا رکھو کہ بڑے پیش نہ کر سکو تو اس آگ سے ڈرو جو لافانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ تم کو مخالفین اسلام ایسی پیشگوئی کی نظر لانے سے قاصر ہے۔ کیونکہ وہ وہ الہام الہی کے منکر یا اس سے ناامید ہو چکے تھے۔

آزادی پیشگوئی کی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو قتل پر بلا پیام نے داعی اللہ کی پسرموعدو کی پیدائش کی نظر کی مشارت دی

محمدی تھی اس کی پیدائش کی مبعودا کے بارے میں فرماتے ہیں:-
وہ تم جانتے ہیں کہ ایسا رونا کون سا ہے۔
۲۲ روزهی ۱۸۵۷ء تک ہر دعا

الہی ۹ سال کے عرصہ تک منور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے ہر حال میں عرس کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا۔ ۲۲ روزهی ۱۸۵۷ء

دعا، دوسرا اڑ کا جس کی نسبت الہام میں بیان کیا کہ دوسرا بشر پیدا جائے گا جس کا دوسرا نام محمد ہے۔ اگرچہ ایسا تک نہیں ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ کے ارادے کے مطابق اپنی مبعودا کے اندر منور پیدا ہوگا۔ مگر یہی آسان عمل کیسے ہیں ہر اس کے وعدوں کا کھانا ممکن نہیں؟

پسرموعدو کی پیدائش صفات والے اور پیشگوئی کا پورا پورا اڑنے کی مشرت ۲۲ روزهی ۱۸۵۷ء کے اشارت میں دی گئی تھی اور جس کی پیدائش کی مدت رسالت یعنی ۱۲۷۰ شمسی ۱۹ روزهی ۱۸۵۷ء کی پیدائش کی اطلاع بدلیا شہنشاہِ ہند نے فرمایا تھی کہ وہی مبعودا کا نام گزائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدی اللہ تعالیٰ نے ہنفرہ العویز ہے۔ جو آج جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفہ ثانی ہیں سیدنا حضرت محمد کی پیدائش۔ زندگی کا ہر دن اور شرف اسلامی خدمات۔ خدا سے ہی و قدیم ہے۔ مذہب اسلامی کی زندگی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زندگی گواہ ہیں!

جیسا کہ اوپر مذکور ہے مبعودو کی پیشگوئی کی جا چکی ہے کہ وہ پیدائش کی مشرت

رحمت کی اس عرس یعنی محمدی رحمت کی اس میں اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ یا انہیں جو خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا اور شکر و تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ہے۔

منکرہ یا پیشگوئی کے مندرجہ الفاظ اپنے اندر وہ پھول سکتے ہیں۔ اولیٰ۔ جب یہ نشان رحمت صیب پیشگوئی ظاہر ہوگا۔ اور وہ پسرموعدو کی

مبعودا منقرہ کے اندر پیدا ہو جائیگا تو، مخالفین اسلام کے لئے ایک کھلا نشان ہوگا۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ان لوگوں کے سامنے اعلان فرمایا ہے کہ ایسا کہ پیدائش ہوگی۔ جوام الہی کے مستحق ہیں یا مذہب اسلام میں وہ عاقبت زندگی کے قائل نہیں مگر حضرت مرزا صاحب کا یہ دعوے تھا کہ اگر کسی مذہب زندہ ہے تو وہ فقط اسلام ہے۔ اور اگر کوئی کتاب زندہ ہے۔ تو وہ قرآن مجید ہے۔ اور اگر کوئی رسول زندہ ہے تو وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس کی زندگی کا یہ ثبوت ہے کہ آج مذہب اسلام کی کلیتاً پر عمل پیرا ہو کر اور حضرت کی اتباع و سزا برداری کی رحمت سے نفع مند بنائے گا۔ کتب حاصل ہوگا اور اسکے کلام و الہام سے ان کا شرف ہو سکتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا اپنی علامات کے ساتھ پورا ہونا اسلام کی زندگی و حقیقت کا باعث ہوگا۔ اور اس طرح دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ اور یہ پیشگوئی اور "نشان رحمت" ایک مسلم الخلیفہ کے لئے خدا نے بزرگ و بزرگی سنی۔ اسلام کی سچائی اور حقیقت کی دلیل ہے کہ وہ خدا ہی بنائے تھے۔

وہ خدا ہی بنائے تھے۔ اور اسی سے بتایا گیا ہے کہ وہ دراصل اس پیشگوئی میں یہ بھی تھا کہ وہ پسرموعدو میں مبعودا میں پیدا ہوگا اور ایسے اندر وہ صفات فاضلہ رکھے گا جو پیشگوئی میں مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُسے زندگی دے گا۔ اور اس کا ایسا نام ہوگا جس کے بغیر ہی اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ جب تک اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ میں نسبت غلالت رہتیں تو اور آپ کے ذہن سے دنیا میں اسلام اور اشراف علم قرآن کا یہ

مشا خدا کا نام وسیع ہے یہ ہر پاسے میں نسبت حاصل کرتے روحانی زندگی پائی ہیں۔ آپ کی کلمہ ایک تعلق اور تھا شیعہ مجرد ہیں۔ و لائل سے اسلام کی زندگی کو دیکھو ارباب و مذاہب پر بات کہنا ہے۔ اور اسی طرح آج کے زمانہ مجید کی تقاسیم کو قرآنی فقہان و علماء کو بیان فرما کر کلام اللہ کے مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا ہے کہ آج دنیا کی روحانی انقلابی و دعاشعری اور انتمنا

مشکلات کا حل اگر ہمیں مل سکتا ہے۔ تو وہ قرآن مجید ہی ہے۔ آپ کی تبلیغی تنظیم کے تجویز متعدد شہادتیں و روایات ہیں ہزاروں غیر مسلموں و عیسائیوں نے قرآن و حدیث اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ اور وہ حلقہ بگوش اسلام ہے۔ اور جوڑنے والے ہمارے ہیں۔ حتیٰ کہ فریضہ کے تاریک براعظم میں بھی اسلام کی زندگی کو بھی سمجھ گئی۔ اور اسی خلافت کو اسلامی فرسٹ منور کر دی ہے۔ اور یہیں تک میں مساجد اور ہر بی۔ قرآن مجید کے ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوتے ہیں۔ ان میں میں نشان رحمت سے عیسائیوں نے اسلام پر اقسام جنت سے کلام اسلام ایک زندہ مذہب ہے جس کے اندر ان ہی اعجاز خانی کی طاقت ہے اور جس کی روحانی تاثیرات آج بھی عاشقان اسلام اپنی دعاگو ہیں مشاہدہ کر رہے ہیں چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنی زندگی میں صاف اعلان فرمایا کہ وہی تمام لوگوں کو یقین دلانا ہے کہ جو آب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اعلیٰ طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس قوت کے لئے خدا نے مجھے بیج کر کے بھیجا ہے۔ جس کو شک ہو۔ دعا آرام اور آسٹو کے مجھ سے پورا اعلیٰ زندگی ثابت کرے۔ اگر کسی نے یا مومن کو کسی عذر میں تھا۔ تو مجھ کے لئے خدا نے جگہ نہیں کی۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے۔ اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہی آسمان زمین کو گواہ رکھو کہ تمہارا ہوں۔ کہ یہ باقی سچ ہے۔ اور خدا ہی ایک خدا ہے جو کہہ لائے اللہ الا اللہ نہیں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول ہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر ستم سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ عیب کے چشمہ کھل رہے ہیں۔ ہر ایک وہ ہوا ہے تھیں تاریکی کے نکال دے۔

دیکھو زندہ رسول) جس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بات تھی کہ زندہ قوت یہ نشان رحمت ہے۔ اور "پسرموعدو" کا ثبوت محمدی اندر وہ زندہ قرآن کا ایک زندہ نشان ہے۔ اور زندہ مذہب اسلام کی ایک زندہ اور سچی جانجی تقویر ہے۔ کاشی غیر مسلموں کو اس کی جانجی نشان کا ثبوت کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں رکھ دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں مرزا صاحب علیہ السلام کو پورا کیا ہے۔ حضرت محمد زندہ باد اعلیٰ اللہ و باد پائندہ باد و باد

ایک جگہ۔ وہاں انہیں ایک ایسا آدمی ملا۔ جسے انہوں نے بڑی تبلیغ کی تھی۔ مگر اس نے اُحدت نبوی نہیں کی تھی۔ بعد میں اسی کے پاس ایک مقامی مبلغ نے پوچھا تو اس نے کہا کہ ہمارے بڑے پاکستانی مبلغ نے مجھے تبلیغ کی ہے۔ تمہیں اگر وہ دریا رودہ اس وقت تک دریا کے کنارے جا رہے تھے۔ اور ان کا پتہ پھر کسی اور طرف چل کر پڑے تو یہ بات تمہیں کسی سے نہیں میرا اُحدت کو قبول کرنا ممکن ہے۔ لیکن کچھ دن اس مبلغ کی صحبت میں رہنے کا

اس پر ایسا اثر ہوا
 کہ وہ احمدی ہو گیا۔ ہمارے مبلغ انچارج کتے ہیں کہ جب میں وہاں چندے لیے گیا۔ تو اتفاقاً وہ شخص اس ٹھہرنے آیا تو اتفاقاً وہ مجھے ملا اور کہنے لگا۔ آپ بیان کیے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور کہا کہ عیاشیوں نے اسے پریشان کر دیا اور اُحدت کا پتہ کھینچ دیا۔ ان کا ذکر وہاں سے کیا گیا۔ کہ اگر ہمارے کسی کو یہ طاقت ہے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ

کوئی عظیمہ تجربہ دکھائے
 اور ہمارا اپنا پریشان جاری کر دے۔ پس یہ اپنا عظیمہ پریشان کرنے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ اس پر وہ احمدی ہوتے گئے۔ مولوی صاحب یہ توڑی بے غرضی سے کہ اب ہمارا اخبار ان کے پریشان میں چلے۔ آپ یہاں کچھ دریا منتظر کریں میں اتنی آتا ہوں۔ اس کا کادوں تریب ہی تھا وہ وہاں گیا اور تقویٰ کی دیر کے بعد وہاں آکر اس نے پانچ پونڈ کی رقم مولوی صاحب کے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ آپریشن کے سلسلہ میں یہ میرا چندہ ہے۔ اس کے بعد خدایا قہار نے فضل سے اسی میں ۲۵۰ پونڈ کے تریب چندہ بھی ہوجا ہے۔ اور اب سنا ہے کہ آپریشن تک رہا ہے۔ یا کم از کم وہ انگلستان سے چل چکا ہے۔ غرض ہمارے یہ مبلغ ایسے خاکسار ہیں کام کر رہے ہیں جہاں

جنگل ہی جنگل میں
 شروع شروع میں جب ہمارے مبلغ وہاں گئے تو زمین دھرا نہیں وہاں درختوں کی جڑوں میں کھائی پڑی تھیں۔ اور وہ نہایت تنگ سے گزارہ کرتے تھے۔ صحرا کی وجہ سے ان کی صحبت فریب ہوجاتی تھی۔ گو اب ہمارے آدمیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ نہ کچھ تہذیب آئی ہے۔ ان ملک کے سفید آدمیوں کی قریباً ہاتھ ہے۔ لیکن وہاں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتیں۔ شب سب سفید آدمی وہاں جاتے تھے وہ مطالب غور خاک نہ ملنے کی وجہ سے مطالب

خطیبہ الہامیہ جن بزرگوں نے ہمارے ملک اسلام کو پھیلایا اپنی نفس قدم حلاکت میں بھی اسلام کو بچا دیا

روحانیت کے لحاظ سے آج بھی ہمارے ملک کو چشتیوں۔ سہروردیوں اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے

الحق من خلقنا المسیح الثاني آية الله تعالى انبى العزیز۔ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۵۰ء بمقام روزہ ۹ جوہ فی عشرہ مہر موغور نے غیر الہامی کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں حضور نے لہفت لطف رنگ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی حقیقت واضح کرتے ہوئے احمدی بزرگوں کو ایک نئے وقف کے باعث اپنی زندگیوں میں خدمت اسلام کے لئے پیش کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ یہی تحریک اس وقت جاری ہے کہ نام سے معروف ہے جس کے تحت احباب جماعت بڑے چڑھ کر بمقامی اور عالمی تربانی پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ مبلغ مولوی کے عظیم انگوٹوں میں اشاعت دین کا کام بھی بیان کیا گیا ہے اس لئے اس خطبہ میں بیان فرمودہ آیات بھی اس پیشگوئی کے سلسلہ میں تعلق رکھتی ہیں۔ (ادارہ)

ابراہیم علیہ السلام نے ظاہری شکل میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر پھری پھیر دی۔ وہ کھٹائے کہ اُلغائی کی بات ہے میں بھی اپنے باپ کا اٹھانا ہی ہی تھا میں وہاں سے نکلی۔ کتبہ کا۔ میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر میرے باپ کو یہ خطبہ پسند آگیا تو وہ کہیں میری گردن پر بھی پھری نہ پھیر دے۔ یہی سمندر پر گیا وہاں ایک امرتجہ جاتے دانا جہان کو ہوا تھا۔ میں اس کو کھسی گیا اور کسی کو نہ بھی چھب کر بیٹھ گیا۔ اور اس طرح امریکہ پہنچ گیا۔ یہاں آکر میں نے یہ درملوں والی تحریک جاری کی۔ عزیز شیک حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کو غلط شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

ردیاب کا یہ مطلب تھا
 کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جاتے جیتے ہوئے کہ وادی میں ایک نے آپ کو گیارہ جنگل سے اور وہاں کھاتے پینے کو کچھ نہیں ملتا اچھی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئی۔ جب آپ نے اپنی بیوی کیا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے سلسلہ اپنے گرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کر لیا اور انہیں نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کی تحریک کر کے اور اس طرح عمرہ اور حج کے طریق کو جاری کر کے آپ نے کہو آباد کرنا شروع کیا۔

چنانچہ ان کی قربانیوں کے نتیجے میں صدیوں سے کہو آباد جسلا آتا ہے۔ نزیحاً میں ہزار سال سے برابر قائم و آباد ہے۔ اور اس کا طوفان اور بچ گیا جاتا ہے۔ یہیں **عید الاضحیہ کی قربانی** کے لئے شک اس قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ منگواس قربانی کی یاد نہیں ملتی کہ حضرت

یہ عید قربانوں کی عید ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یاد میں ہے۔ اس لئے یہ دفعہ بتایا ہے کہ **حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی** پر نہیں تھی جب کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ انہیں ذبح کرنے کے لئے حضرت ابراہیم نے زمین پر لٹا دیا تھا لیکن خود میں خدا تعالیٰ سے ایہام پاکر آپ نے ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور الہی اشارہ کی بنا پر ان کی جگہ ایک بکرا ذبح کر دیا۔ یہاں بارہا بتایا جاتا ہے کہ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وادی میں چھوڑ آئے کے متعلق یہ درودا دکھائی گئی تھی۔ لیکن ایک سے آپ وہ گنیا وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت بڑی قربانی ہے۔ جسے شروع شروع میں روہ میں چھوڑا تھی جسے گیارہ کو بیٹھ کے کھتے تھے تاکہ اسے آباد کیا جائے وہ صرف اس سنت کو یاد کر رہے تھے۔ وہ صرف اس لئے یہاں بیٹھ گئے تھے کہ آئندہ یہاں روہ آباد کیا جائے۔ اگر وہ قربانی نہ کرتے اور وہ یہاں آکر بھی جگا رہتا بیٹھ جاتے تو نہ یہ شہر ہوتا نہ سرزمین نبوتی نہ بازار ہوتا۔ نہ کسانت ہوتا۔ اور یہ جگہ پہلے کی طرح چٹیل میدان ہی رہتی۔

اس پر کی جو زنی گفت کنگ (Free Thinking) کی تحریک پیدا ہوئی ہے۔ اس کی بانی ایک فرانسیسی شخص ہے۔ اس نے اپنا قصہ بھی لکھا ہے کہ میں ایک دن اپنے باپ کے ساتھ ایک پادری کا دست خانہ میں گیا۔ تو وہاں اس نے یہ کہا کہ ابراہیم برا نیک انسان تھا۔ اس نے خدا کی خاطر

میرے نزدیک اس زمانہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہتی وہ مبلغ کر رہے ہیں جو مشرق اور مغرب افریقہ میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ وہ شہر آباد ملک ہیں۔ میں کوئی شخص خدا تعالیٰ سے اور اس کے رسول کا نام نہیں جانتا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے وہاں بیچ کر انہیں خدا تعالیٰ سے اور اس کے رسول کا نام چاہا۔ میں پہلے میں ایک خطبہ میں بتایا چکا ہوں کہ مغربی افریقہ کے ایک ملک میں عیاشیوں نے اپنے پریشان احمدی اخبار کا چھاپنا بند کر دیا تو ہمارے مبلغ انچارج جماعت کا مبلغہ پریشان ملگ نے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے

ہیں۔ اور چشتی وغیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ غرض اس زمانہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام سے زیادہ سے زیادہ مشابہت ہمارے سلفوں کو حاصل ہے۔ جو اس وقت مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ملک اس وقت بھی جنگل ہیں اور دنیا میں کوئی اور ملک جنگل نہیں۔ امریکہ بھی آباد ہے۔ یورپ بھی آباد ہے اور انڈیا ایٹھ بھی اب آباد ہو چکا ہے۔ لیکن

افریقہ کے افریقہ علاقے

اب بھی غیر آباد ہیں۔ ان میں تبلیغ کرنے والوں کو بڑے بڑے سزا کرنے پڑتے ہیں۔ اور برطانیہ اور کالجی کے بعد لوگوں کو اسلام پھیلانا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے یہ ملک ہمارے لئے رکھے جئے۔ تاکہ ہمارے نوجوان ان میں کام کر کے مغرب اسماعیل علیہ السلام سے مشابہت حاصل کریں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کر رہے ہیں۔ مگر میرا خیال ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جا سکتا ہے چنانچہ

میں چاہتا ہوں

کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین گناہ چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیوں میں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیوں پر راہ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں وہ مجھ سے ہدایتیں لینے جائیں اور اس ملک میں کام کرنے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے دیران نہیں ہے۔ لیکن

روحانیت کے لحاظ سے

بہت دیران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے۔

اور نقش بند لوں کی ضرورت ہے اگر یہ لوگ آگے نہ آئے۔ اور حضرت معین الدین صاحب چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنج ہر بھی لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی دیران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ دیران ہو جائے گا۔ جتنا کہ مذکورہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے دیران تھا۔ پس

جماعت کو جو ان محبت کریں

اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔

وہ صدرا انجمن احمدیہ یا کونیک جدید کے ملازم نہ ہوں بلکہ اسے گزارہ کے لئے وہ طریق اختیار کریں۔ جو انہیں سزاؤں گا۔ اور اس طرح آسمتہ آسمتہ دنیا میں ہی آبادیاں قائم کریں اور طریق آبادی کا یہ ہوگا کہ وہ حقیقی طور پر لائسنس مان معنی طور پر

رہوہ اور قادیان کی محبت

اپنے دور سے نکال دیں اور باہر باکرے رہے اور نئے قادیان بسائیں ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں مسلمانوں میں تک کوئی بڑا عقیدہ نہیں وہ باکرے ایسے جگہ جائیں اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو قرآن مجید اور حدیث پڑھائیں اور ایسے مشاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر بھیجیں جائیں۔ اور اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آئے گا جو پرانے مونیاء کے زمانہ میں تھا۔ دیکھو جہت ہائے لوگوں نے پھیلے زمانہ میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ یہ درہندو ہے یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی وہ کبریت کے ماتحت بیان درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ زمانہ حضرت معین الدین صاحب چشتی کے زمانہ سے کئی سو

سال بعد کا تھا۔ لیکن پھر بھی روحانی لحاظ سے وہ اس سے کم نہیں تھا جب کہ ان کے زمانہ میں اسلام ہندوستان میں ایک مساز کی شکل میں تھا۔ اس زمانہ میں وہ ہندوستان میں ایک مساز کی شکل میں ہی تھا۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی نے اپنے شاگردوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا۔ اور جن میں سے ایک مذکورہ کی طرف بھی آیا۔ پوران کے ساتھ اور لوگ مل گئے اور ان سب نے اس ملک میں دین اسلام کی بنیادیں مضبوط کیں۔ اب جاہلے ان کی اولاد اب موجود ہے۔ راجستھان میں جاری اور ان کو پانچے کردہ خواب نہ چوں) لیکن ان کی اولاد کی ذرا ہی ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ انہوں نے تو جس حد تک سزاؤں دین کی خدمت کی۔ بلکہ جہاں تک ضلعی اولاد کا تعلق ہے

مولانا محمد قاسم صاحب کی اولاد

پھر بھی دروزوں سے بہت بہتر ہے۔ جب میں مذکورہ دیکھے گا۔ تو دونوں سے ہماری بڑی مخالفت کی۔ مگر مولانا صاحب قاسم صاحب نافوتوی کے سامنے پوتے جو ان دنوں مذکورہ کے متعلق تھے۔ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا۔ اور مدرسہ دارالعلوم دہلی کے ساتھ پیش آئی۔ بعد میں انہوں نے میری دعوت بھی کی۔ لیکن میں پیشگی دوسرے اسی دعوت میں مشرک نہ ہو سکا میرے ساتھ اسی سفر میں مولوی سید سرور صاحب قاسم نے نظر رکھ کر صاحب صاحب بھی تھے۔ اس سے بہت لگتا ہے کہ ان کے اندر ابھی مولانا صاحب صاحب نافوتوی کی شرافت باقی تھی۔ اور ان میں وہ شرافت نہ ہوتی تو ہمارے سامنے بڑے سے میرے اولادوں نے مظاہرہ کے لئے وہ بھی مظاہرہ کرتے۔ لیکن انہوں نے مظاہرہ نہیں کیا اور اس سے اوسے پیش آئے اور بڑی محبت کے ساتھ انہوں نے ہماری دعوت کو اور مستجاب کیا۔ بعد میں انہوں نے

مولوی محمد علی صاحب سندھی

کو ہمارے پاس بھیجا اور معذرت کی کہ مجھے بہت لگتا ہے کہ بعض مولویوں نے آپ سے غشنا فائدہ حاصل کیا ہے۔ مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔ میں انہیں پیشہ ہندوستان کو ایسا نہ کیا کریں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں اس وقت مولوی سعید اللہ صاحب سندھی جو بڑے سلفوں اور صاحب آدمی تھے ان کے مشرک ہو گئے۔ اور وہ مولانا صاحب کا بڑا کما فکر تھے۔ تو اس لئے انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کی باتیں مانتے تھے

لیکن اصل بات یہی ہے کہ ان کے زمانہ میں اندر جب تک اطاعت کا مادہ نہ ہو۔ تو چاہے اسے کوئی کتنا بڑا آدمی کیوں نہ مل جائے وہ عقیدہ نہیں ہو سکتا۔ مولانا صاحب کے سامنے باپوتے میں کامی نے ذکر کیا ہے ان کا نام غلام محمد یا احمد تھا مولوی سعید اللہ صاحب سندھی انہیں پیشہ صحیح بخورہ دیتے رہتے تھے۔ اور ان سے ایسا کام لینے تھے جس سے اسلامی اخلاق میں طوری ظاہر ہوں چنانچہ

اسی کا یہ نتیجہ تھا

کہ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور دعوت کی۔ اور بعد میں مولوی سعید اللہ صاحب سندھی کو میرے پاس بھیج کر معذرت کی۔ کہ بعض مولویوں نے آپ سے ساتھ گشتہ کلام کیا ہے جس کا مجھے افسوس ہے۔ آپ اس کی پردہ نہ کریں۔ تو ہماری مخالفت کے لئے اس ملک میں ابھی نہ تھا۔ اس کے طریق پر کام کرنے کا مقصد ہے۔ جب کہ دلائل کے قیام کے زمانہ میں ظاہری آبادی زہت تھی۔ لیکن روحانی آبادی کم ہو گئی تھی۔ روحانی آبادی کی کمی کی وجہ سے مولانا صاحب قاسم صاحب نافوتوی نے لکھا تھا کہ یہاں اب روحانی نسل جاری کرنی چاہئے۔ تاکہ یہ طلاق اسلام اور روحانیت کے ذریعے سفر ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑا کام کیا ہے ان کے پیر

حضرت سید احمد صاحب بریلوی

نے بڑا کام کیا تھا۔ اور ایسے ان کے ساتھ حضرت اسماعیل صاحب شہید کے بزرگ اعلیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بڑا کام کیا تھا۔ میرے کے ساتھ لوگ ایسے زمانہ کے تھے اموہ حسنہ ہیں۔ اور حقیقت زمانہ کا زریعہ اور خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ ایسے زمانہ کے تھے اموہ حسنہ ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لئے اموہ حسنہ تھے۔ انہوں نے اپنے زمانہ کے لئے اموہ حسنہ تھے، سبھا محمد صاحب سندھی ام اپنے زمانہ کے لئے اموہ حسنہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنے زمانہ کے لئے اموہ حسنہ تھے اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی اپنے زمانہ کے لئے اموہ حسنہ تھے۔ پھر بعد میں کے بزرگ تھے وہ اپنے زمانہ کے لئے اموہ حسنہ تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دنیا میں چھوڑا ہے۔ ہمیں اس کی تذکرہ کرنی چاہیے اسے یاد رکھنا چاہیے اور اس کی نقل کرنی چاہئے۔

سوانح بھی زمانہ ہے

حضرت مصلح موعود کی دعاؤ کی قبولیت

از محترم صاحبزادہ مراد اہم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جب مخالفین اسلام کی طرف سے سلام کے خلاف شدید ترین حملوں اور اعتراضات کا سلسلہ لیا ہو گیا تو اس وقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان یسوع موعود علیہ السلام باقی سلسلہ عالمیہ حمید سے خدا تعالیٰ کے حضور سلام کا اترا تھی اور اس کی حفاظت کے اظہار کے لئے دعاؤں کو فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عظام ہوشیار پور ایک پورے کلاں کا ہوا۔ چنانچہ ہوشیار پور کے اس جگہ کے تعویذ اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کے غلبہ اور ترقی کے لئے آپ کو ایک موعود بیٹے کی عظیم الشان نشارت دی جس کے ذریعہ تمام دنیا میں اسلام کی شاعت اور ترقی کی بنیادیں بھی جانی تھیں۔ سو فرمایا لے گی اس پیش گوئی کے باعث حضرت

انڈس مسیح موعود علیہ السلام کے ماں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب غلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعود پیدا ہوئے۔ مجھے اس مختصر مضمون میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ اوذودہ کی دعاؤں کی قبولیت کے لئے بعض نشانات کو بیان کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی مدار الورد ہے۔ اور وہ اچھی سنت مستحکمہ کے مسلمان اپنی سچی کو اپنے مقرب بندوں کے ذریعہ ظاہر کیا کرتا ہے۔ گو اس کی حمد صفات ازلی ابدی ہیں۔ لیکن غصہ و حسد سے ان کا غلبہ خدائے کے انبیاء اور اولیائے ذریعہ مضمون زمانہ میں ہوتا ہے۔ اصل مضمون کے شروع کرنے سے قبل اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ دعا کے معنی بیکار کے ہیں اور اسلامی اصطلاح میں جب کوئی نیت اپنے رب کے حضور کوئی انکار کرتا ہے یا اپنے کسی خاص مقصد کے پورا کرنے کے لئے عرض کرنا ہے تو اسے دعا کہتے ہیں۔ ایک دعا انظار احوال میں ہوتی ہے جس میں مومن اور غیر مومن کو کفار تمیز نہیں ہوتی۔ لیکن دوسری دعا میں خدا تعالیٰ اپنے مقرب اور نیک بندوں کی دوسروں کی نسبت بہت زیادہ اور بہت جلد قبول فرماتا ہے۔ اسی طرح جیسے آپ دوست دوسرے دوست کی باتوں کو دوسرے سے مقابل پر زیادہ مانتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی اپنے مقربوں یا رگہ کی دوسروں کے مقابل دعا و انجاء قبول کرتا ہے۔ اور ان کو اپنی خاص نصرت و تائید کے لازماً ہے۔ دراصل دعا تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں اور دوسرے لوگوں میں یہ امتیاز ہے۔ ان امتیاز سے وہ ان دعوات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم مصلح موعود کی پیش گوئی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعود کی جگہ خصوصاً دعوت کے علاوہ ان کی دعاؤں کی قبولیت کی خصوصیت بھی پائی جاتی ہے۔ عیب کی پیش گوئی کے ان اعلاظ سے ظاہر ہے کہ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے سچی نفس اور روح اللہ کی کبریت سے ہمیں کو بہا رہیں سے صاف رکھان اور یہ عبارتیں "لہ آتے سے نور جس کو خدا نے اپنی رحمت سے اس کے طرف سے

کہہ مارے وہ جو ان جن ہیں اس قادیانی کا نادر ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقوں نور اسلام اور نور ایمان پھیلان اپنے آپ کو اس عرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آ رہی ہے اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیوں کو تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں یقیناً ہوں کہ خدمت اسلام کا ایک بہت بڑا موقع اس زمانہ میں ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے زمانہ میں تھا۔ باوجود کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور دوسرے دنیاویا و اولیاء کے زمانہ میں تھا۔

مسیح کیا؟ وغیرہ سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ خلافت میں مختلف کے استلزام جماعت احمدیہ کے لئے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کے ظہور اپنے فضل سے ان سب استلزام کو دور کر کے جماعت کو راہ ترقی و ترقی کا گامزن کرتا چلا گیا۔ لہذا ہرگز کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کے مخالفین نے جماعت کو نیست و نابود کرنے کے لئے جو جدوجہد اور کوشش کی اور تجر و تجربہ اور جوش و خروش سے آگے بڑھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن حضور کی دعاؤں کی قبولی فراہم ہوئے اللہ تعالیٰ نے اسے نازک وقت میں چھوٹی حفاظت فرمائی۔ اسی وقت حضور نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر سلطان فرمایا کہ گواہان اہل حق اور اپنے جتنے میں ہم سے بہت زیادہ ہیں۔ ایدہ جماعت کے خلاف تمام تداریک کو بردہ کرنا لارہے ہیں۔ لیکن میں ان کے پاؤں تلے سے زمین کو نکلنے دیکھتا ہوں۔ اور دیکھتے ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے پاؤں تلے سے زمین نکالی دی۔ اسی تمام تداریک کا نشانہ کہ وہیں اور جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔

۱۹۰۷ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ذریعہ تمام دوسرے فرقے ہائے اسلام نے ایسی ٹیکنیک کی اور علامہ غلام سیدک بعض گورنمنٹ افسران بھی ایسی ٹیکنیک کی پیشینہ بھی کرنے لگے ہر جگہ جماعت احمدیہ کے ختم کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ انہما جملوں پر ذہنی باوجود فرار ہونے کے تنگ کر دی گئی۔ ایسے وقت میں کارے سے بیارے امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ اوذودہ نے اپنی اس جماعت سے آپ نے پیشینہ اپنی جماعتی ارادہ سے بھی زیادہ عریز رکھا۔ کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور بہت درود والے کے ساتھ دعا میں کہیں اور بہت جلد خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کوشش دی گئی اور آپ نے جماعت کو محفوظ کر کے ہونے زیادہ گھبراہٹ نہیں اور پریشان مت ہوئے اللہ تعالیٰ میری طرف سے درود تائید فرماتا ہے۔ اور اس کے ساتھ دعا لے لے جماعت احمدیہ کی حفاظت کے لئے دعا لے لے اللہ تعالیٰ ایدہ اور احمدیہ کے مخالفین کو ناکام و نامراد کیا۔

اپنی جانوں کی حفاظت کے لئے اسے وطنوں کو چھوڑ کر بھاگے تھے۔ ایسے نازک وقت میں ہمارے امام سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ قادیان کو ایک دفعہ یہ ہدایت فرمائی کہ قادیان سے کوئی شخص پیدل یا قافلہ کے ساتھ روانہ نہ ہو۔ ان کے لئے طرکوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ ایک ایک دن خطرناک سے خطرناک ہوتا چلا جا رہا تھا۔ یہ ہدایت جاری کرنا صرف اسی شخص کا کام ہے جسے اپنے خدا پر ایمان ہے۔ اور جو دیکھتا ہو کہ میرا خدا میری نصرت کا فرور ہے۔ قبولیت تجھے لگا۔ اور اسی خطرناک وقت میں بھی ضرور وہ میری مدد کرے گا اور میرے زخموں کو تھام جائے۔ حضرت موعود کی روحانی فرزندوں کی حفاظت کرے گا۔ اللہ انڈس قدر بخیر فرمائیں ہے۔ جو حضور کو اپنے خدا ہے۔ قادیان کے تمام احمدی باشندے اس بات پر گواہ ہیں۔ کہ جن غیر لوگوں نے پیدل یا قافلہ کے ساتھ سفر اختیار کیا ان میں سے بہت سے ہلاک ہوئے اور گئے۔ لیکن جو حضور کی ہدایت کے مطابق قادیان میں ٹھہرے۔ وہ اپنے وطنوں پر پیوستہ آرام اور حفاظت سے بچنے۔ اور ان میں سے کسی ایک کو بھی کوئی گزند نہ پہنچا۔

گورنمنٹ ترقی کے عرصہ میں مجھے دو چوبیسوں کے ذریعہ حضور کی قبولیت کا کے دو واقعات کا علم ہوا۔ چند ماہ کی بات ہے۔ میرے دفتر میں ایک مکھ و دست جو تقسیم فرما کر چھ چوڑیاں ضلع گوردوارا سبور کے قریب کے ایک گاؤں لائے نکل گئے تھے اسے پھر تشریف لائے انہوں نے بتایا کہ میں تقسیم ہنگ سے قبل ایک مرتبہ قادیان آیا۔ مسجد کا در تھا۔ اور قادیان میں بارش ہو رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز سے نازک ہو کر جب مسجد اقصیٰ سے اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے تو میں نے عرض کیا کہ حضور قادیان میں تو بارش ہو رہی ہے۔ لیکن ہرے گاؤں میں سخت گرمی ہے اور وہاں بارش نہ ہونے کے سبب فصلوں کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ حضور دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ ہمارے گاؤں پر بھی بارش نازل فرمائے۔ وہ کہتے ہیں جب میں نے عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات کو تیار ہے اور میں دعا بھی کر دوں گا۔ اس کے بعد جب میں اپنے گاؤں میں آیا تو وہاں بارش ہو رہی تھی۔ اور جو فصلیں بارش نہ پڑنے کی وجہ سے تباہ ہو رہی تھیں وہ پھر ہی بھری ہو گئیں۔ اس واقعہ کے بعد گوئی مرزا صاحب کا ہر دو نہیں ہوں لیکن میرا مرزا صاحب بہت اعتقاد ہے۔

دوسرا واقعہ بھی ایک مکھ و دست کا ہے جو دروائے میان کے کنارے ایک گاؤں "بھٹیاں" کے نبرہ رہا ہے۔ جب میں

شانِ مصلح موعود

از سید محمد قیصر انجمن اہل حدیث اسلام آباد

اسلام کے ہادی راہِ توحیدت السلام
 اسلام کے محیطِ وحی سکینت السلام
 جس سے روشن ہو رہی ہے عقلِ نخل و لُغول
 موجبِ یادِ فلسفے لطیفِ نظارہ ترا
 توبہ توبہ تیرا ادراک اور عقلِ نارسا
 اس طرف ہنگامہ آراہ عقلِ ملّا و فقیہہ
 نورِ افشاں میں ترے دسے مردِ انجمِ ستار
 جہمِ افشاں سے تیرا منقلبِ ہستی بلند
 جس جو خلقِ جنکی وہ شامِ وحسبِ لایا ہے تو
 ان بندگان کے نلوں میں بھی جھمت تھی تری
 ہم اسیرانِ مصائب کی رہائی کے لئے
 یادگار و جانشینِ ہمدی مسودہ ہے
 توبہ مظہرِ شہادتِ تیرا ریزہ کے اعجاب نہ کا
 ضیقِ نقیضِ خدا ہے مجلسِ عرفانِ تری
 گوشوں کے واسطے قندیلِ رہبانی ہے تو
 مشرقِ مہرب ہے اب جولا نگرِ ہمت تری
 ہمیں شوقِ منتظر، تو مصلحِ موعود ہے!
 آسمانی بادشاہت کی خبر لایا ہے تو
 نغمہٴ جانِ بخش ہے تیری امت کا جس
 خفتگانِ دہر کو پیغامِ مسیاری جیا

اسلام کے مظہرِ توحیدتِ اسلام
 اسلام کے محرمِ سیرِ طریقتِ السلام
 جلوہ انگن ہے وہ تیرا معرفتِ انجمنِ افشاں
 لہوِ حسنِ ازل سے عشقِ خود آرا ترا
 تیرے دل میں موجدِ نئے ہے سخنِ معصطفیٰ
 اس طرف توحشِ ذاتِ اہلکِ روشنِ شہید
 آسمانِ دینِ جاری ہے ترا شمسِ نظام
 بچہ پر ہے اسلامِ نازاں لے کر ائی اربند
 آسمان سے عشقِ شمع و ظفر لایا ہے تو
 عہدہِ یاقوتی کی نگاہوں میں بھی عظمت تھی تری
 حق نے بھیجا تجھ کو حق کی ہم نوائی کیلئے
 تو ظہورِ وحی حق تو مصلحِ موعود ہے
 آنے والے مر جبا صدرِ جیاد صدمہ جیا
 ہے محیطِ دین و دنیا و مسحتِ امان تری
 رہ نورِ دین کیلئے اعلامِ یزدانی ہے تو
 کیا عرب و ریکیمِ عرب میں عظمت تری
 ہے جہاں مشاہد تھا۔ تو جلوہٴ شہد ہے
 خبرِ سنجیرِ جہاں نقلِ عمر آئی ہے تو
 روح کو میدار کر گئی ہے تری مویضِ نفس
 تو نے فرزا نلوں کو احسانِ ناداری جیا

اسلام کے جلوہ گاہِ حسن و احسانِ السلام
 اسلام کے مخزونِ انوارِ عرفانِ السلام

جلتہٴ یومِ مصلحِ موعود

۱۲ فروری ۱۹۸۶ء کا دن سلسلہ کی تاریخ
 میں بہت اہمیت رکھتا ہے! اس دن
 سیدنا حضرت شیخ موعود علیہ السلام نے
 بالہامِ الہی مصلحِ موعود سے متعلق عظیم الشان
 پیشگوئی فرمائی اسلئے اس دن جملہ مسلمانوں
 جیسے کے جو اس اور اس پیشگوئی سے متعلق
 اصحابِ جماعت اور دیگر احباب کو وقف و
 سگاہ کیا جائے۔ اور لہجہٴ جلالہ کی رپورٹ
 مرکز میں بھیجی جائے۔
 زناظر دعوت و تبلیغِ تادیان

خدا کے حضور رو رو کر دعا کیں اور
 وہ تقریباً نصف صدی سے آپ سب
 کے جنم اور دروہی کھل رہا ہے۔
 آجے مبارک ہے۔ بس آپ کو بھی زین ہے
 کہ ارشادِ الہی کے مطابق خدا تعالیٰ کی اس
 نعمتِ غلطی کی قدر کریں مادروہ کی اس
 ان کثرتِ راتیں آپ کی کھول جائے تو بے گزری
 ہی اس کی محنت اور درازی عمر کے لئے
 اب آپ بھی راتوں کو جاگ کر خدا تعالیٰ
 سے دعا کی جائیں اور اس عہدِ عظیم کے
 احسانات کا کام ادا کر سکیں سید لادیں۔
 حضور کی محبت کے لئے آہ و زاری
 اور توجہ و تضرع سے دعا کرنا یقیناً اہل
 اور احسانت حکمہ تک ہی نوعِ انسان کی
 سپرد ہے لئے دعا کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ہم
 سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

کھیلے دونوں عزیزین شکار گیا۔ اور بھرد اور صاحب
 سے ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے جس مندرجہ
 ذیل واقعہ سنایا کہ میرے بر قتل کا موعود
 مقدمہ چلا گیا جس کی وجہ سے میں بہت
 پریشان تھا۔ میرے بعض احمدی اصحاب سے
 دوستانہ مراسم تھے۔ جب میں تادیان آیا
 تو انہوں نے مجھے حضور سے ملنے اور دعا
 کے لئے عرض کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ میں
 سبھی مبارک میں آیا۔ نماز کے بعد جب حضور
 گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے سلام
 عرض کیا اور اپنے مقدمہ کا حال بیان کر کے
 دعا کے لئے درخواست کی۔ مرزا صاحب
 نے صرف میرا نام دریا تکرار کیا اور فرمایا
 کوئی بات نہ کہے گھر کے اندر تشریف لے
 گئے۔ مسجد سے باہر آ کر میں نے اپنے احمدی
 دوستوں سے کہا کہ حضور نے صرف میرا نام
 دریا تکرار کیا ہے اور کوئی بات دریا تکرار
 نہیں کی۔ میری یہ کہنا ہے کہ دعا کروں گا۔ نہ
 معلوم کیا بات ہے۔ میری یہ بات سن کر ان
 دوستوں نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں۔ حضور
 آپ کے لئے ضرور دعا کریں گے۔ اور اللہ
 تعالیٰ حضور کی دعاؤں کے فعلی آپ کو
 بری کر دے گا۔ انشاء اللہ۔

اس کے بعد میں اپنے بھائیوں داس جلا
 گیا۔ چند دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا
 کہ عدالت لگی ہوئی ہے۔ میں اور میرے ساتھ
 کے دوسرے ملزمان دریا موجود ہیں۔ جج صاحب
 صرف میرا ہی نام لے کر آواز دیتا ہے کیا
 دوسرے ملزم کو نہیں پکارتا کہ نواں شخص
 کو ہے آگے آئے۔ اس کے آواز سننے
 پر میں اس کے سامنے پیش ہوتا ہوں اور
 اپنا نام بتاتا ہوں۔ اس خواب کے چند
 دنوں بعد جب عدالت میں پیشی ہوئی۔ تو
 بعینہ اسی طرح ہوا جس طرح میں نے خواب
 میں دیکھا تھا۔ یعنی مقدمہ کے دوران میں
 جج صاحب نے تمام ملزموں میں سے صرف میرا
 نام لے کر مجھے اپنے سامنے پیش ہونے
 کے لئے آواز دی جس پر میں اس کے سامنے
 پیش ہوا۔ خدا کی قدرت کہ جتنی پیشیاں
 ہوئیں ہر پیشی میں جج صاحب نے صرف میرا ہی نام
 لے کر مجھے بلاتا رہا۔ اس طریق کار کو دیکھ کر
 اب اس فہم ہوتا تھا کہ جج صاحب ہر بار میرا نام
 بھول جاتا ہے اور میرے دیکھنے سے تو
 جج صاحب نے اس طریق کو دیکھ کر کہہ دیا کہ
 باتیں ہیں سے تو شاید بول کر ہی ہو جائے
 لیکن تبھی جج صاحب نے فرود سزا دے گا۔
 گھر بھیجے کوئی ٹھکانہ نہ ہوئی۔ اور خدا کی
 شان جب جج صاحب نے مقدمہ کا فیصلہ
 سنایا تو صرف مجھے بری کیا اور باقی ملزموں
 کو سزا دی گئی۔ اس واقعہ کا سراز
 صاحب موعود یہ اتنا لگا اڑھٹا کہ وہ
 بہت ہی عزت اور عقیدت سے حضور کا
 ذکر اپنے لئے و اول سے کرتے رہتے
 ہیں۔

یوں تو فرمایا ہر احمدی حضور کی دعاؤں
 کی توفیق کا گواہ ہے۔ لیکن اس اپنے حضور
 کو شکر کرنے سے قبل حضرت مولانا علام اکبر
 صاحب راجپوتی کا ترجمہ نوروں کے سامنے
 پیش کرنا ہوں۔ چند سال قبل ہمارے
 سلسلہ کے ایک مبلغ کا ایک معقول
 اخبار الفضل میں مشائخِ مبرا لقا جس
 میں انہوں نے لکھا تھا کہ جب میں مبلغ
 کے لئے باہر جانے لگا تو حضرت مولانا
 غلام رسول صاحب راجپوتی نے ویج
 ضروری نفع کے علاوہ ایک ام
 نصیحت بھی فرمائی کہ تمہیں جسب بھی
 کوئی مشکل پیش آئے۔ تو حضور کی
 خدمت میں ضرور دعا کے لئے لکھا کرو۔
 کیونکہ اوقات میں سے اس امر کا یہ
 کیا ہے کہ کسی مشکل کے پیش آئے یا دھر
 میں نے حضور کو نوا لکھا اور اسی وہ خط
 راستہ میں ہی لقا اور حضور تک نہ
 پہنچا تھا کہ خدا تعالیٰ نے حضور کی
 برکت سے میری اس مشکل کو دور فرمایا
 مصلح موعود کی پیشگوئی کے مطابق
 حضور کے درجہ سے تمام دنیا میں اسلام
 کی تبلیغ و اشاعت ہوتی تھی۔ اور یہی کہ
 ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے زمانہ خلافت
 میں کس طرح دنیا کے کئیوں تک اسلام
 کی تبلیغ ہوئی ہے۔ ہر مسجد و دوں کو تشریف
 اسلام کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ اور
 روز بروز یہ سلسلہ بڑھتا جاتا جاتا ہے
 یہ سب پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی وجہ
 سے ہے۔ چھہ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت
 کو مذکور کرنے والی حضور کی مدد و مدد
 نصرت ہوتی ہیں۔
 حضرت شیخ موعود علیہ السلام نے خدا
 تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں
 کے متعلق کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ
 ہر آدمی کو اپنے لئے کچھ نہ کر دو حل
 چو پیشی اور ہی کار کب عطا ہو
 اس شعر کے مطابق سید کا وہ جگہ ہزاروں
 احمدیوں کی مشکلات اور مصائب سبب
 حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کی برکت
 سے اللہ تعالیٰ نے دور فرمائی ہیں۔
 سیدنا حضرت غنیہؓ اسیح الثانیؓ ایہہ
 قبائل المصلح الکوہو کا وجود بہت ہی
 بابرکت اور رضا لکھے کی رحمتوں اور
 فضلوں کا جذب ہے۔ اسی عالیہ فضل
 کی اشاعت میں حضور کی محبت کے تحقق
 جو اطلاع مشائخ ہوئی ہے۔ اس کے
 پیش نظر میں تمام اصحابِ جماعت سے
 غایت برد مندوں سے یہ درخواست
 کرنا ہوں کہ آپ ایامِ اہم کی تمام عمر اسلام
 کی خدمت میں گزری اند جس نے آپ لوگوں
 کی مصالحت اور ترقی کی خاطر اپنی محبت کی
 بھر پور راہ نہ کی۔ اور جس سے نارا کوں
 اخطا ہو کر آپ کی سپردی کے لئے رہے

پیش کر کے اپنے افاضی اور ایمان کا عملی ثبوت دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت کی طرف سے بیس سالہ کامی مطالبہ صرف ساڑھے ستائیس ہزار کا تھا۔ لیکن اس کے مقابلے میں وہ دوسرے ایک لاکھ سات ہزار روپے کے موصول ہوئے۔ جس میں سے ایک لاکھ تین ہزار روپے کا قفہ وصولی ہوئی۔

تحریک جدید کے دوسرے سال کے وعدے اور وصولی میں ہزار روپے کے اضافے کے ساتھ موفی۔ اور پچیس سال کی وصولی پچیس سال کی نسبت سے ۴۴ ہزار روپے زیادہ ہوئی۔ ان تین سالوں کے بعد حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ناکت اس دور کو دس سالوں پر تبدیل دیا۔ اور اس سال ہمارے کا آغاز فرماتے ہوئے جامعہ کو منظر پر لایا۔

”میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑنا نہیں کہہ سکتا۔ یہی کام ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حصہ قائم نہیں۔ فقط میرے ہیں مگر تمام اس کا ہے۔ یہ منت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھان سکتا ہوں۔ سیکرے جو دے دے دینے اور ایمان لانے والے کی ضرورت ہے پس یہ منت خیال کرو کہ میں نے جو کچھ کہا وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرے۔ یہ بیباک قدم ہے یہ سب باتیں قرآن عظیم موجود ہیں۔ اور جب تم بیل باران بیل کر دو گے تو زمین اور بھائی بائیں گی لیکن جب تک ان کا پیش نہ کرو گے کسی طرح نتائی جا سکتی ہیں۔ آؤ یہ میں یقیناً کہتا ہوں کہ مستحقین کو جھوٹ دینے والوں کو دود کر۔ اپنے اندل بیماری پیدا کرو۔ ہر تحریک میں وعدہ و نگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کر دو جو منافق کرتا ہے۔ بلکہ وہ کہ جو چون کرتا ہے۔“

ہر قدم ترقی کی طرف

تحریک جدید کا ہر پانچ سال ختم ہونے پر حضرت اقدس جماعت کو ایک یا اس سے زیادہ خطبات میں توجہ دلا کر ہر تین سال کا آغاز

رہتے ہوئے اور اس تحریک کے کامی نتائج سے باخبر کر کے اس میں شامل ہونے کی تاکید کرتے رہے ہیں۔ اور مصلح موعود ہمت اور موافقت استحقاق و ترقی کے ساتھ ہر سال اپنا قدم آگے بڑھا دیا۔ یہاں تک کہ دس سال کی مسافر خدمت ہونے پر حضرت نے مزید ۹ سال کے لیے ہمت کو بھی مال جاہ جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ پہلے پچیس سال میں شامل ہونے والے مجاہدین دور اول اور دوسرے اول میں شامل کئے گئے۔ اور دس سال کے بعد شامل ہونے والے دوسرے دو گے مجاہدین کہلائے۔ تحریک جدید کے انیسویں سال میں تحریک جدید کا بیٹھارٹ سے پار لاکھ روپے تک جا پہنچا۔ اور یہ آمد تحریک جدید کے ابتدائی مصلحانہ کے مقابلے پر نہیں گنا سے بھی زیادہ ہے۔

خدمتِ دین کی مستقل راہ

۱۹ سالہ دور کے ختم ہوجانے پر حضرت مصلح موعود نے اس بزرگ تحریک کو مستقل طریقہ جاری رکھنے کا اعلان فرمایا اور آج اس تحریک کے چوبیسویں سال سال میں سے گذر رہے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی جاری کردہ تحریک کے ذریعے اسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ اب نونا کا شرح مشرق سے جنوب کی طرف پھیل چلا ہے۔ اور اسلام کے لئے کونچ اور تازگی کا دل قریب سے قریب آ رہا ہے۔

تحریک جدید کے خوش کن نتائج

آج انگلستان، یورپ، امریکہ، اتردیہ مشرق وسطیٰ اور ایشیا کے اکثر ممالک میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مرکز قائم ہو چکے ہیں۔ اور اسلام کے تعلق عیسائی مشنریز کی تمیلاتی ہوتی غلط فہمیاں دور کر کے ایک ایسی سازگار نفسانیتا برکی جاری ہے۔ جو باآخر دنیا میں احمدیت کے روحانی ظہور اور ترقی کا موجب ہوگی۔ ہندوستان میں کام کرنے والے مسلمانوں میں ملین کے علاوہ اس وقت صرف تحریک جدید کے ماتحت بیرونی ممالک میں تبلیغی فرشتوں کی آمد دینے والے مسلمانوں کی تعداد ایک سو تک پہنچ چکی ہے۔ جن کے سیر ۲۵۰ کے قریب مراکز ہیں۔ تبلیغی مراکز کے علاوہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی ترقی سے حضرت کی عظمت کے ذریعہ اب تک چودہ بیرونی ممالک میں تین سو کے قریب مسافر کی تعمیر کوئی جا چکی ہے۔ اور حضرت ہرگز نہ گئے ہیں۔ کہ دنیا کے تمام ممالک میں اسلام کے نام کو منور کرنے کے لئے مساجد تعمیر

کی جا رہی۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ایشیا کے فضل سے وہ دن دور نہیں جبکہ تمام ممالک میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہمیں مساجد تعمیر کرانے کی سعادت نصیب ہوگی۔

سبحان من کی طرف مال ہی میں غور و خیر کے جذبہ سے بالینہ میں سجدتیا کی تھی ہے اور جماعت کی مسکرات سے ایک بار پھر یہ ثابت کر دکھا ہے کہ وہ مال قربانی کے میدان میں مردوں سے بھی نہیں ہی بلکہ ان سے زیادہ افاضی و عقیدت کا جذبہ انام وقت کی آواز پر بلیک کہنے کے لئے رکھتی ہیں۔

مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم حضرت مصلح موعود بھی اعلان فرمائیے ہیں کہ دنیا کی تمام زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کو شرف و کرامت احمدیہ کی ذمہ داری ہے۔ تاکہ ان کا فائدہ ملے۔ اور تمام مخلوق تک فدا کا پیغام بھیجے۔ اور روحانیت کی چابی دینے کے لئے اب دنیا میں ہو رہا ہے۔ اور وہ اپنی تشنگی کو کچھ کر سکیں قلب حاصل کر سکیں۔

نظامِ دینی کی تعمیر

اس مختصر مضمون کو ختم کرنے سے تمہاری بتانا ضروری ہے۔ کہ اسلام کی سر بلندی اور نئے روحانی نظام کے قیام کے لئے جس کیم کو حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے اور وصیت کے سیم کے ذریعہ پیش فرمایا تھا۔ اس کے تعقیب کو انتہائی کوشاں تھا۔ اس لئے کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ سے جد ہر بارک میں ہوا۔ اور اس تحریک کا بیج ابتدائے اسلام سے قرآن

عبد میں موجود تھا۔ کہو کہ فوٹو موعود باللہ و موصولہ و تحاھد و ن فی سبیل اللہ با موا لکم در انفسکم

کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ہر طرح تکمیل ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ضروری ہے۔ اسی طرح ایمان کے عملی ثبوت کے لئے ہر قسم کی مالی اور ادنیٰ قربانیوں کا پیش کرنا لازمی ہے۔ اور جس طرح صحابہ کرام نے ہر ضرورت اور مطالبے کو توہین پرالی اور ادنیٰ قربانی کے لئے مثلاً غنہ پیش کیا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ایک نئے روحانی نظام کی تعمیر کے لئے اللہ تعالیٰ کے ناکت ۱۹ سالہ میں حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے وصیت کے نظام کی بنیاد ڈالی تاکہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور وصیت کے ساتھ ساتھ جماعت کا تو فی فائدہ مضبوط ہوتا چلا جائے۔ اور اس نکتہ سے صرف تبلیغ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے۔ بلکہ یہ نظام دنیا کے آئندہ تمدن کے لئے بھی سنگ بنیاد کا کام ہے۔

تحریک جدید اور نظامِ وصیت

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی جاری کردہ تحریک جدید نظامِ وصیت کے لئے بطور ادب و احسان اور پیش رو گئے۔ اور اس کی کامیابی کا نظامِ وصیت کی کامیابی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ”ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ہر شخص جو نظامِ وصیت کو مدد دیتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔۔۔۔۔ جب وصیت کا نظام شکل سہوگا۔ تو صرف تبلیغ ہی اس سے ناممکن ہوگا۔ اسلام کے منشا کے ماتحت ہر ذوقشکر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تمنگی کو ہمارے مشاغل جانے گا۔“

ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جود سے تحریک جدید اور نظامِ وصیت کے ساتھ دال ہوتی ہیں۔ وہ یقیناً پورے ہوں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو دعویٰ کا لوں کے پورے ہونے میں روک سکیں گے۔ لیکن دعویٰ تقدیر کے مطابق درمیان آزمائشوں اور تفتی امتحانات کا آزمائشی ضروری ہے۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون اپنے وعدہ وصیت میں صادق اور ثابت قدم ہے جب امتحان خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اور کچھ انعام دینے کے لئے آئے۔ وہی تقدیر

مصلح موعودؑ کی پیدائش کیلئے نوسالہ میعاد کی اہمائی تعیین

غیر مبایعین کی بے راہ روی

دارالمکرّم مولوی محمد ابراہیم صاحب ناضل تادیان

جب ایک انسان عندیہ میں آکر اس امر کا نتیجہ کھینکتا ہے کہ اس نے حق کو ضرور دیا ہی کرے گا تو اس وقت بڑی سے بڑی دلیل بھی اس پر کارگر نہیں ہوتی یہی حال سارے بیعتی احباب کا ہے۔ انہوں نے حق کی مخالفت کر کے اپنا مشہورہ بنا لیا ہے جس طرح یہود و نصاریٰ اور آریوں کے لئے مسلمانوں کے دلائل حقہ جتنے کھڑے ہوئے ہیں جس طرح مشیحوں کے لئے سینوں کی واضح سے واضح عقلی و لفظی دلیلیں بھی محض ہیں۔ اس طرح بیعتیوں کے لئے اختلافی امور کے متعلق محض احمدیہ کے جہن دلائل دیا ہیں پر کاہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان حق کے دشمنوں نے بھی اپنی مخالفت و عداوت کے اظہار میں بے حد دبی طریق اختیار کر لئے ہیں۔ جو ان مذکورہ مخالفین سے اختیار کئے ہوئے ہیں اسلام و قرآن کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں کو کفر ہی سمجھنے والے ایہودیوں و عیسائیوں کے سامنے پیش کئے جائیں وہ کچھ بھی اڑ نہیں دیتے۔ ان کی کتب سے خواہ کس قدر شیخوگی یا سنگالی کران کے سامنے رکھی جاویں مگر وہ انہیں اپنی اپنی جھینٹک دیتے ہیں۔ حالانکہ انہیں قبول کر کے اپنی ہی کی پہنزی ہے مگر وہ جان بوجھ کر ان کی طرف سے خلاف کر لیتے ہیں اور ان کی ذرا بھی قدر نہیں کرتے یہی حال شیخوں کا ہے ان کے سامنے خلافت کے متعلق قرآن و حدیث سے زبردست دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر وہ ایسے سخت دل ہیں کہ کسی صورت میں بھی ماننے میں نہیں آتے۔ بلکہ ناز و نوریات کر لیتے ہیں۔ اور جو حدیث زریب اور جعل سازی سے کام لے کر ان باتوں پر پردہ ڈال کر لوگوں کو طرح طرح سے دھوکہ دیتے ہیں۔ اور ان سے ان کو بدظن کر دیتے ہیں چارے سے بیٹھی حق ان بھی صداقت پر پردہ ڈالنے اور لوگوں کو اس سے محرم رکھنے کے لئے جھوٹ زریب اور جعل سازی اور طرح طرح کے متعلقہ لوگوں سے کام لیتے ہیں۔ اور واضح باتوں کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔ حالانکہ ایک حق میں اور صداقت سے صبر کر کے دالے انسان کو ان ہی صداقت کا چمکتا ہوا سورج نظر آتا ہے۔ کوئی کم دلائی نہیں جو آج تک

عرصہ کے اندر پیدا ہوا ہے۔
 دانشمند اور اہل الاطیہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۵ء
 اس اعلان سے ایک اور ایک دو کی طرح یہ امر ظاہر ہے کہ مصلح موعودؑ کی پیدائش اس اعلان سے وصال کے اندر اندر خدا تعالیٰ نے کی طرف سے مقرر کی گئی تھی۔ اس سے وہ کسی صورت میں بھی جھٹاؤ نہیں کر سکتی تھی۔ مگر یہ ایک امر تھا کہ وہ اس مقررہ میعاد کے اندر مہلک پیدا ہو جانا یا دیر سے ہر حال میں عرصہ کے اندر اس کی پیدائش ضروری تھی۔

اب ایک خدا ترس انسان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا نشان ہو سکتا ہے۔ ایک معمولی عقل رکھنے والا شخص بھی اس کے سمجھنے سے واقف نہیں رہ سکتا کہ اس مصلح موعودؑ کے لئے ہم ساری آفری حد سے اس کی پیدائش اس کے بعد نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اس میعاد مقررہ کے بعد یہ ہونے والا کوئی لڑکا مصلح قرار پا سکتا ہے۔

پس جو لوگ کہ آپ کے ہاں اس ناضل کی مقررہ میعاد کے اندر اندر پیدا ہوئے ہیں مصلح موعودؑ یعنی میں سے کوئی ایک ہو سکتا ہے۔ نہ کہ ان کے سوا کوئی اور۔ اس نوسالہ میعاد کے زریب سے نیز بعض دوسری علامات کے ذریعے بیعتیوں دوستوں کے لئے اس لڑکے کی تعیین کچھ بھی مشکل نہیں رہتی۔ چنانچہ ان میں سے بعض نے اس امر کا اعتراف بھی کیا۔ مگر یہ مفکر ہو گئے۔ حالانکہ یہ نوسالہ میعاد انہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس کے بعد کسی فرضی لڑکے کی آمد کی منتظر کریں یا اس کی میعاد کو اپنی ہی کھڑی تادیلات کے ذریعے سے تاخیر میں ڈال کر خود بھی گمراہ ہوں اور دھوون کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔ ہاں اگر وہ یہودیوں اور عیسائیوں اور آریوں اور شیعوں و غار جیوں کی طرح رلیک تادیلات سے کام لے کر حق کو چھپانا چاہتے ہیں۔ تو اس کا تمیازہ بھی انہیں ضرور اسی طرح چمکتا ہوا ہے گا جس طرح اس حق کے کندھوں سے چمکتا ہے۔ الہی صفت ہے جس سے وہ پتہ نہیں کھنکے۔

(۲)

یہی نہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف ایک دفعہ اس میعاد کا ذکر کر کے آئندہ غوروش ہو گئے ہوں۔ بلکہ اس کے بعد بھی آپ اس میعاد کا ذکر بار بار دہراتے رہے۔ چنانچہ آپ نے ایک اور اشتہار میں پھر یہ اعلان کیا کہ
 "آج آٹھ اپریل ۱۸۸۵ء میں

اندر عمل نشانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بیعت ہی زریب ہوئے حال ہے جو مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا بھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کی سزا یہ حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا وہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں فرانس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ (اشتہار صداقت آخری)

اس اشتہار میں بھی اپنے نوسالہ میعاد کا دوبارہ اعلان زیادہ اور اس امر کو اور بھی جتنے کر دیکھا اس کی پیدائش اسی مدت میں ضرور ہے۔

(۳)

اس کے بعد آپ نے تیسری مرتبہ پھر اعلان کیا کہ
 "انہیں دیکھنے کا اشتہار ہم ہر ماہ ۱۸۸۵ء میں صاف صاف تو لہ خزانہ صوفت کے لئے کوئی نہیں کی میعاد دیکھی گئی ہے۔ اور اشتہار ہر ماہ ۱۸۸۵ء میں صاف صاف تو لہ باہمندانہ ذکر نہیں اور ان میں یہ ذکر ہے کہ جو اس زریب کی میعاد دیکھی گئی ہے اب منسوخ ہو گئی ہے۔"

دانشمند اور اہل الاطیہ
 اس طرح آپ نے یہ اعلان زیادہ کر کے میعاد منسوخ نہیں بلکہ بدستور تادم ہے اور وہ موعود لڑکا ضرور اسی نوسالہ میں پیدا ہو کر رہے گا۔ یہ بات بدل نہیں سکتی۔

(۴)

اس کے بعد آپ نے اسی مذکورہ اشتہار میں آگے چل کر یہ خبر فرمائی کہ
 "تو لہ خزانہ صوفت کی بشارت غیب محض ہے۔ نہ کوئی عمل جو وہ سے تا اوسط کے درکنس باعینہی کے قواعد عمل دانی بالعداوند پیش ہو سکیں اور نہ اس کوئی پتہ چھپا ہوا ہے تا وہ مدت کے بعد نکالا جائے بلکہ تیسری کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہتے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عرصہ تک کسی کم کی ادوار خواہ نواہ پیدا ہونے پر چھپا کر لڑکا پیدا ہونے پر کسی شکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔"

اس عبارت میں بھی مصلح موعودؑ کے لئے پھر اسی نوسالہ میعاد کا حوالہ ہے۔

(۵)

پھر جب آپ کے گھر میں ایک لڑکا پیش
 اول پیدا ہوا تو فوت ہو گیا اور پندرہ سال
 نے اس پیشگوئی کو غلط ٹھہراتے ہوئے
 اس پر اعتراض کیا تو حضرت مسیح موعودؑ
 الصلوٰۃ والسلام نے اسے یہ رسالہ لکھا
 یاد دلائی اور تحریر فرمایا کہ اس کو خود لڑکے کی
 میعاد دقت نہیں ہوگی بلکہ وہ ابھی باقی ہے
 ہاں اگر میعاد ختم ہوگئی ہو تو اور لڑکا صاحب
 وعدہ پیدا نہ ہوتا تو بے شک اسے عزیز
 کا حق ہوتا تھا مگر اب نہیں چنانچہ آپ نے نہایت
 لیکھ کر کو ملاقات کی کہ اس نے کہوں اپنے
 استہجاب میں اس مقررہ میعاد دو ایام تحریر کو
 نقل نہیں کیا اور اسے فرسٹ کیوں کر دیا ہے
 اور آپ نے تحریر فرمایا کہ نہایت لیکھ کر
 نے شخص اس وجہ سے اسے نقل نہیں کیا کہ
 یہ بات اس کے درمیان خلافت تھی چنانچہ
 آپ نے سبزا استہجاب کے حاشیوں میں تحریر
 فرمایا کہ

محمد داود جو گا سدا رہے گا
 میں اولاً العزم رکھے گا
 اس کے بعد ان دونوں پیشگوئیوں کا
 معصداقی ایک ہی لڑکے کو گزار دیتے اور
 میعاد کو دہرائے ہوئے تحریر فرمایا۔
 " دوسرا لڑکا جس کی نسبت
 الہام نے بیان کیا کہ دوسرا
 بشریہ دیا جائے گا جس کا دوسرا
 نام محمد ہے " اگرچہ الہام جو
 یکم دسمبر ۱۸۸۸ء سے پیدا نہیں
 ہوا مگر خلافت کے وعدہ کے
 موافق اپنی میعاد کے اندر
 فرزند پیدا ہوگا کہ زمین و آسمان
 ٹل سکتے ہیں پر اس نے دعویٰ
 کا ٹھکانا ممکن نہیں۔ نادان اس
 کے الہامات پر بندھے ہے۔
 اور الحق اس کی پاک نشانیوں
 پر مضبوط ٹکا ہے۔ کیونکہ فرقی
 دن اس کی نظر سے روشنی ہے
 اور انجام کار اس کی آنکھوں
 سے جھپٹا ہے۔
 رعایت سبزا استہجاب یکم دسمبر ۱۸۸۸ء
 کسی قدر اہل یقین کا اظہار ہے کہ
 وہ موعود اس مذکورہ رسالہ میعاد کے
 کے اندر فرزند بافروز پیدا ہوگا
 لیکن باہر بعض لوگوں کی طرف سے
 یہ کہا جاتا ہے کہ وہ جو صحیح مدعی ہیں
 پیدا ہوگا۔

اس قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے
 پیدا ہوئے ہیں جن کا نام
 لہجور تھا اول بشریہ العزمیہ
 رکھا گیا ہے کہ جو اس کی تو
 جب نہیں کہیں لڑکا موعود
 لڑکا موعود نہ وہ بفضلہ تعالیٰ
 دوسرے وقت پر آئے گا
 اس عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ
 مصلح موعود کی پیدائش مذکورہ میعاد
 کے اندر ضروری تھی۔ ان جملہ تحریرات
 سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر
 ہے کہ ۱۸۸۸ روزی ۱۸۸۸ء والی مصلح موعود
 کی پیشگوئی کے مصداق کے لئے ہمال
 کی الہامی میعاد اول اور فروری ہے۔
 اسے کسی الہام نے منسوخ نہیں کیا۔
 یہ میعاد ۲۲ مارچ ۱۸۸۸ء سے ۱۲ مارچ
 ۱۸۹۱ء میں ختم ہوئی ہے۔ مصلح موعود کی
 پیدائش اس کے اندر اندر ضروری تھی
 اس کے بعد اس کی پیدائش کی انتظار
 عبث ہے۔

کس قدمات صاف باقی ہیں مگر ان
 ظالموں نے حدائق اسلام و حدیث کے
 ان چمکتے ہوئے نشانوں کو بے نشان بنانے
 میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔
 (۸)
 آفریں اس پیشگوئی اور الہامی وعدہ کا ایفا
 حضورؑ کے الفاظ میں میرے مندرجہ بالا
 موقع کو ثابت کرتا ہے آپ نے تحریر فرمایا۔
 "اپنا بچہ پیشگوئی میں نے اپنے لئے
 موعود کی پیدائش کی نسبت کی تھا کہ
 وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمد
 رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی
 اشاعت کے لئے سرحدوں کے
 استہجابات ختم کئے گئے تھے جو
 اب تک موجود ہیں اور اردن میں
 میں تقریباً سو تھے چنانچہ لڑکا
 پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا
 اب نویں سال میں ہے اور تاریخ
 دیکھیں جس طرح موعود اپنی پیشگوئی کے متعلق
 میعاد کے اندر پورا ہونے کا اعلان فرمایا ہے
 اب ظاہر ہے کہ وہ میعاد ہی نوسالہ ہے۔
 جس کا آئے مصلح موعود کے متعلق بار بار
 اعلان فرمایا تھا۔ اور یہ صاف لفظوں میں سبزا
 استہجاب میں موعود اذ مصلح موعود کو ایک ہی
 وجود قرار دیتے ہوئے فرمایا۔
 کہ مصلح موعود کے حق میں جو
 پیشگوئی تھی وہ اس عبارت
 سے شروع ہوتی ہے کہ جو اس کے
 ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے
 آنے کے ساتھ آئیگا۔ میں مصلح
 موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل
 رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا
 موعود اور تیسرا نام اس کا بشری تھا
 بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس
 کام فضل مقرر فرمایا گیا ہے
 نیز استہجابات یکم دسمبر ۱۸۸۸ء
 میں وہ موعود مصلح موعود اس رسالہ الہامی
 میعاد کے اندر پیدا ہو گیا اور پیشگوئی اپنی
 پوری شان کے ساتھ پوری ہوگئی۔ بتدریج گستا
 ہوں کہ اس کے علاوہ اس مصلح موعود کا زمانہ خلافت
 ثابت کرنے کے لئے نہیں بلکہ صرف تذکرہ
 محض ہے ظاہر ہے کہ آپ نے جو بت کی پیشگوئی
 لکھی ہے اور سابقہ ہی اس کے متعلق مثال دیکھ
 آئے اس کا زمانہ بھی جیسا ہے۔ آپ تحریر
 فرماتے ہیں کہ
 "انجیل کے ساتھ ہجرت بھی ہے
 لیکن بعض ریادتی کے اپنے زبان
 بھی پورے ہوئے ہیں اور بعض اولاد
 یا کسی منبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے
 ہیں۔ مثلاً حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو قصہ و کسریٰ کی انجیل ملی تھی
 تو وہ مالک تصرف عمر کے زمانہ میں
 تھے۔ وہ جبرائیل علیہ السلام کے جلد و برآمد
 تھے۔"

" لیکن اس عبارت کا اگلا فقرہ
 یعنی یہ فقرہ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا
 کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا
 ہے یا وہ کسی اور وقت میں لڑکا
 برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔
 اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں
 لکھا تھا اس کے مدعا کو مضرت
 اور اس کے خیال ناسد کو بڑے
 کاٹنا تھا۔"

اس سے ظاہر ہے کہ بشریہ اول کی وفات
 کے بعد بھی آپ نے اس رسالہ میعاد کو جاری
 ہے۔ اور اس کا ذکر کر کے آپ نے لیکھ کر
 کو ملاقات کی ہے۔ اور اسے بتایا ہے
 کہ یہ پیشگوئی بشریہ اول کی وفات سے ختم
 نہیں ہوگئی بلکہ یہ پیشگوئی اپنی نوسالہ
 میعاد تک ہی ہے۔
 اس کے ان لوگوں کو صاف دل کے ساتھ
 سوچنا چاہیے کہ یہ میعاد دو تو بشریہ اول کے
 لئے تھی۔ اور نہ اس کی وفات سے وہ ختم
 ہوئی اور نہ وہ منسوخ کی گئی بلکہ وہ
 اس کی وفات کے بعد بھی جاری رہی اور
 بنا اختتام نوسال مصلح موعود کی پیدائش
 کی بھرا انتظار دلائی گئی۔ پس اس میعاد کو
 ترک یا نظر انداز کرنا حق سے بے جا ہے۔ یہ
 میعاد اس پیشگوئی کی جان ہے جو اس کے
 مصداق کی پیدائش کو اس سے آگے بٹھنے
 نہیں دیتی۔

آفریں اس امر کا اظہار بھی ضروری
 ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش اس
 وقت کے لوگوں کی موجودگی میں ہوئی
 ضروری تھی جنہوں نے بشریہ اول کی وفات
 کو دیکھا تھا اس کی وفات کو آپ نے ظلمت
 سے تعبیر کیا اس کے مقابلہ میں عمر پانے
 والے مصلح موعود کی پیدائش کو روشنی
 سے تعبیر فرماتے ہوئے تحریر فرماتے
 ہیں یہ۔

" سو اسے لوگوں نے ظلمت
 کو دیکھ لیا جی تو بت پرند
 بلکہ خوش ہوا اور خوشی سے
 اٹھو کہ اس کے بعد بار
 آئے گی "۔
 حضورؑ فرماتے ہیں کہ مصلح موعود کی
 روشنی آئے گی تم اسے دیکھنے کے
 لئے انتظار کرو مگر یہ ظلمت کے ہیں کہ
 نہیں وہ چار سو سال کے بعد آئے گا۔
 تم اس کے دیکھنے سے لاپس ہو جاؤ یہی
 وجہ ہے کہ الہام نے ایسے لوگوں کو ملت
 کی ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ
 خدا تعالیٰ نے صفات فرمایا کہ
 " بشریہ اول کی موت لوگوں کے لئے
 آزمائش کے لئے ایک فروری
 امر تھا اور جو کچھ تھے وہ مصلح
 موعود کے لئے سے وہ موعود
 کے لئے اور انہوں نے کہا کہ آگے
 طرح اس رحمت کی باقی ہی کرتا
 رہے گا کہا تھا کہ کو تیس ہرگز
 ہوتا ہے کہا یہ ہاں ہے کہ سو
 خدا تعالیٰ نے جسے فرمایا کہ
 ایسوں سے اپنا نہ پھیرے جب
 تک وہ وقت پہنچے جاسے
 دکتوب جام فر دینے

آپ نے موعود کی پیدائش پر لیکھ کر
 اعلان فرمایا کہ
 " اب تک مجھ پر نہیں کھلا
 کوئی لڑکا مصلح موعود اور
 عمر پانے والا ہے یا کوئی اور
 ہے لیکن میں جانتا ہوں اور
 حکم یقین سے جانتا ہوں
 کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ
 کے موافق مجھ سے معاملہ
 کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود
 لڑکے کے پیدا ہونے کا
 وقت نہیں آیا تو دوسرے
 وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا
 اور اگر مدت مقررہ سے
 ایک دن بھی باقی رہ جائے
 تو خدا تعالیٰ خود دل اس دن
 کو ختم نہیں کرے گا جب تک
 اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے
 گئے ایک خواب میں اس مصلح
 موعود کی نسبت زبان برید
 شعر جاری ہوا تھا ہے
 " فرزند سل فریب تو معلوم شد
 دیر آدہ زردہ دور آدہ
 پس اگر حضرت باری عمل شد
 کے ارادہ میں دیر سے مراد

(۹)
 اس کے بعد آپ نے اولیٰ تمہارا
 دم جوہ میں دو پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے
 ہوئے لکھا ہے کہ
 " اولاد بھی عطا کی اور ان ہی
 سے وہ لڑکا جو میں کا مراد ہے
 بلکہ ایک اور لڑکا جسے کا مراد
 دن تک وعدہ ہر جہاں کا نام

پہلے حضرت علیؑ خلیفہ ثانی کے زمانہ میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا اس طرف اشارہ کرنا کہ نبوت طالی پیشگوئی بھی آئے بعد خدا نے تا جب عمر حضرت خلیفہ ثانی کے زمانہ میں پوری ہوگئی اور سبزا استہجابات سے
 مذکورہ بالا حوالہ میں مصلح موعود کا ایک نعتیہ شعر فرمایا ہے جس میں مصلح موعود کی ملیفت طالی پوری دلا تھا۔ اور اس کے زمانہ میں یہ ہجرت بھی ہوئے طالی تھی۔ اور واقعات نے بھی اس امر کی تصدیق کر کے

زنگہ سے اسلام میں سے دی وقت مانا علیہ واصحابہ کا مصداق ہوگا جو یہاں ارشاد و تبلیغ کا مشہور امین ضروری ہے اس کی یہ جدوجہد آزادی ہوگی۔ بلکہ وہ اجتماعی اور قومی طور پر منظم ہوگی جو کہ عربیت میں اللاحقی اجتماعات کے اتفاقاً آئے ہیں جماعت احمدیہ کو یہ طور پر لازم ہے کہ یہ دونوں امتیازی علامتیں اس پر صادق آتی ہیں۔ ان کی تبلیغی جدوجہد اور اعلا رکھنے اللہ کے لئے مشابہ روزِ مکرر کیا ایسی معیار ہی رکھا۔ اپنے نواہے پرانے بھی داد دیتے ہیں۔ اور اگرچہ موجودہ زمانہ میں اسلام کے اچھے دار اور پیغمبر احمدیوں کو کئی فرادہ غائب از اسد نہیں نام تبلیغ اسلام کے میدان میں کوئی ان کے دریا نہیں۔ اس پر سنہ ۱۹۵۷ء کے تمام تبلیغی کارکنان پر یہ طریق منظم ہے۔ ۵۰ کے پیر و مدرسین اور ۱۰۰ کے ان غیر اور بزرگوں کی طرح ہیں جن کو کئی کئی بار مذکورہ وہ ایک نام کے ماتحت رطوبت میں رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض مورتوں کی طرح ہیں۔ انفرقہ اور حضرت صلعم کا بیان فرمودہ دونوں فضا میں سونہی جماعت احمدیہ پر صادق آتی ہیں۔ و خذوا فضل اللہ یؤتیہ من یشاء من اللہ اللہ ذوالعقل العظیم۔

(۵)

آج سے تقریباً اسی سال پہلے بائی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ اسلام کا قلم بلند کیا جسے دیکھ کر اسلام کا دروہ گئے واسے جاہلانہ مجاہدینے بعد دیگرے آپ کے جھنڈے سے ملے جمع ہوئے گئے۔ آپ نے اپنے اتباع سے دین کو پورا پر مقدم رکھنے کا پختہ عہد کیا۔ ان کی ہیزت علی کو انجان اور خدمت اسلام کی ایسی منظم اور شاندار مثال قائم کی، جس سے قرین اولیٰ کی یاد تازہ ہو گئی۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کے جانشین حضرت خلیفۃ الملذوم کا دور آیا۔ اس وقت بھی اندرونی ملک جماعتی تبلیغی جدوجہد کا سلسلہ جاری رہا۔ تا آنکہ اس موعود کا زمانہ آ گیا۔ جس کے لئے بزرگوار ارشاد و تبلیغی زمین کے گناہوں تک شہرت پانا مقدر تھا۔ آپ نے جہاں سعادت تھمنا کا ایک ایک نوجو جماعت احمدیہ کی منظم تبلیغی جدوجہد کا ریکارڈ ہے۔ اور ایک عالم گواہ ہے کہ آپ کا دور خلافت جماعت احمدیہ کی طرف سے مانا ان علیہ داحکمانی اور اللاحقی الجماعت کی کھلی ہوئی اور ملکی تفسیر ہے۔ یوں نوجو جماعت احمدیہ کی منظم تبلیغی جدوجہد اور خدمت اسلام کا دامن تقریباً گزشتہ اسی سالوں پر پھیلنا ہوا ہے۔ کئی پچھلے برس تو فغان طوریہ آیا۔ ہتھیار کارنگ رکھے ہیں۔ ان میں صلعم موعود ایہ اللہ

اور دود کی قائم کردہ تحریک جدیدے تبلیغی امتیاز سے تقریباً ساری دنیا کو اپنی آغوش میں سے لیا۔ اور اس تحریک نے جماعت احمدیہ کی منظم تبلیغی جدوجہد کو ایسی جلا بخشنے کے اس کے تقابل میں دوسرے مسلمان فرشتے اپنے تبلیغی کارناموں کا نام لیتے ہوئے بھی ٹھرانے لگے۔

مرید برائے حال ہی میں اس اندلواصل صلعم موعود ایہ اللہ اور دود نے وقف جدید کی جوتازہ تیارہ اور ڈیڑہ ڈھائی فریق زبانی اس نے نوجو جماعت احمدیہ کی منظم تبلیغی جدوجہد کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ مائی جانی، حلی اور کالی حضرتوں کا کھانا ملک کھول دیا گیا ہے۔ ایک کھجور سے کھجور احمدی سے دل میں بھی یہ انسان بائی زینہ کا کردہ اچھے سے لفظ حق اور کم مانگی کے باعث ہی ہے کہ خدمت اسلام بزرگوار لیکر موعود مسیح فرشتے کے ہر احمدی مجاہدین اسلام کی صف اول میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ شہادت دینے کے تکلیف دہیہ اپنے صلعم کے ہزاروں مدنی کا ایک گلا دے کر یوسف نعمان کو خریدنا چاہتا۔ مگر ان صلعم موعود ایہ اللہ اور دود کے طفیل ہماری یہ شہنشاہ دیریں تبدیل ہو گئے۔ کیونکہ وقف جدید میں شاہی ہو کر ایک معمولی پڑھا لکھا احمدی ہی تہاد اسلام کا ہیرو بن سکتا ہے۔ اور تقدیر کے اعتبار سے تو بعضا مہم مزاج قادیان کے پیش کر کے خدمت اسلام کے میدان میں مسلمانوں کی آکھوں میں آتھیں ڈال سکتے۔

قرآنی اقتدرت اور نوجو ایک بھلی اس قدر تحقیق اور شہرت کہ ملک کے چھپے چھپے پر احمدیت کا پورا پورا چڑھا جائے اور بھرون دو گئی رات کو چھٹی ہستی کرے پھلے، پھولے اور دروان پر شہ سے حتیٰ کہ سارا ملک احمدیت کے تناور درخت تھے بھرانے کے سبحان اللہ اور الحمد للہ۔

حضرت صلعم موعود ایہ اللہ اور دود نے وقف جدید کی تازہ تحریک میں جو مصالحت فرمائے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ وقف جدید میں مالی صلعم لینے سو لکھوا سکتے تھے۔ یہاں سو لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو مجھے کچھ سو کے کچھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں۔۔۔۔۔

۲۔۔۔۔۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا حصہ جو میں چھپس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اور ساری جماعت کا ہر کچھ سو لاکھ ہو جائے۔ یہ بھی زیادہ ہے۔ میرے دل میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بھی چھپس پڑیں، کپڑے بھی پڑیں۔ یہاں اس فریق کو جب بھی پورا کر دیا گیا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے فلاقتا ہے ان لوگوں کو الگ کر کے کا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری ہود کے سے لئے نوجو شہنشاہ آسمان کے آگے۔

۳۔۔۔۔۔ فریق وقف جدید کے سلسلے میں مائی زبانی پر کوئی عہد بندی نہیں ہے۔ البتہ جو داروں اور ہوں اور خدمت دین کی تڑپ رکھتے ہوں ان کے لئے ہاتھ ہے کہ ہاتھ پکڑے۔ اور میری ہود کے سلسلے میں مسلمانوں کو ادھر لے لیں۔

۴۔۔۔۔۔ برودہ احمدی جو کم پرائمری پائ ہو اور وہ خدمت دین اور نفاذ عہد کا جذبہ اور شوق رکھتا ہو وہ اپنی زندگی وقف کرے۔ اور وقف جدید کے نظام کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصروف عمل ہو۔ چنانچہ حضور ایہ اللہ نے فرمایا:-

۵۔۔۔۔۔ جو لوگوں کو وقف دین کی تحریک کریں یہاں چھوٹا وقف ہے کہ پرائمری تک کے آدمی کو بھی ہم سے ہیں۔ ہم جو کم پرائمری ہیں گئے اور پورا سے قائم کریں گے ہم ایک زیادہ تعلیم یافتہ شخص رکھیں گے۔ اور اس کے ساتھ پرائمری پاس لگا دیں گے۔

پھر فرمایا:-

۶۔۔۔۔۔ نوجوان اس وقف میں اپنے نام لکھیں۔۔۔۔۔ تاکہ بعد سے جدا ہیں مختلف جگہوں پر بٹھا دیا جائے۔ اور وہ کابین اور دوسرے کھول دیئے جائیں اور احمدیت کا پھیلنا شروع ہو جائے۔

۷۔۔۔۔۔ وقف جدید کا تیسرا صلعم وقف زمین ہے۔ چنانچہ حضور ایہ اللہ نے فرمایا:-

۸۔۔۔۔۔ "ہیں امید۔ لہذا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے سب سے زیادہ ہزار کراچی سے لے کر پشاور تک اپنے اپنے گاؤں سے، مدرکوں میں، بزرگوں

اس سکیم کے لئے وقف کر دیں گے اس میں وہ اقسیم کھیتی باڑی کریں گے اور اس کے اس سکیم کو پلانے میں مدد ملے گی۔ اس کی بیدار اور سببان کی ہر ذی پھر فرمایا:-

۹۔۔۔۔۔ میں اس سکیم کے ماتحت دس ایکڑ زمین وقف کرتا ہوں۔۔۔۔۔ پھر ایک ایک دو دو ایکڑ سے کچھ آدھی لاکھ بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔

۱۰۔۔۔۔۔ فریق وقف جدید ایک سہ ہر صلعم ہے جس کے نہایت ہی مشابہ اور نوجو اولاد کا اندازہ لگانے کے لئے حضرت صلعم موعود ایہ اللہ اور دود کے حسب ذیل ارشاد دات صحت کافی ہیں۔ فرمایا:-

۱۱۔۔۔۔۔ میں جماعت کو جو زمین چاہوں کر وہ صلعم اس وقف کی طرف تو ہر کسے اور اپنے آپ کو اس کا صلعم بنا لے۔ یہ صفت کا ثواب سے جو نہیں مل رہا ہے۔ ان نوجو سے جس کو تو ہے یہ تمہاری مجالس و مہروں کو دیکھنا چاہئے۔

پھر فرمایا:-

۱۲۔۔۔۔۔ میں جماعت کے دوستوں کو ایک ہار پورا اس وقف کی طرف تو در وقت ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے۔

۱۳۔۔۔۔۔ کیا کہہ سکتی کہ پورا جاہت ہے۔ تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے چاہئے اور جہاں ملان رشہ صلعم کا جہاں پھیلنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ بجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشہ صلعم کوئی کھٹی نہ ہو۔۔۔۔۔ جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے تو تمام بجاب میں ہر جگہ کا پتہ ہے یہ کپڑا اور تک ہر جگہ بیکار آدمی سڑک کے بائیں چوڑاں علاقہ کے لوگوں کے اندر ہیں اور ایسے صلعم کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں اور ان کے ذریعہ لگاؤں گا وہیں اور ترقیہ ترقیہ کے لوگوں تک چاری آواز پہنچ جائے۔

پھر فرمایا:-

۱۴۔۔۔۔۔ "چند دنوں کی بات ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنے والی ہے ابھی تک بات سے کہ زیادہ عرض تک آسمان اپنی ہود کر کے رہے کوئی ۲۵ سال تک حضرت مسیح موعود نے دشمنوں کی کاروں سنیں، ان سے پتھر کھائے۔ ایشیوں کھائیں، ماریں کھائیں لیکن تبلیغ جاری رکھی اس کے بعد ترقیہ پتہ میں اس سال تک یہ کام تم نے کیا یہ سارا زمانہ ذکر ہے کہ کام ہوا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ ایسا تو نہیں کرے گا۔ سال تک ایک قوم کو گناہوں کے دانہ لکھائے، پتھر مارے اور کچھ کر کے پتھر سے۔ اب میں لکھتا ہوں بلکہ مجھے

اولو العزم مصلح موعود

(المسلم محمد بن احمد صاحب معادن نظر دعوت و تبلیغ قادیا)

(۱)

تین طرف سے سنگلاخ ہے۔ یعنی اور
 ہے آپ وہ گناہ بنا دیوں سے گھرا ہوا آٹھ طرفوں
 میل کا ایک قطعہ زمین تھا جو اپنے تئیں
 صدیوں سے بجز بیکار اور ناقابل اعتنا
 پڑا تھا۔ صرف اس کے ایک طرف بیکار
 ایک زمین تھی، وہ بجز اور دریا کا
 ایک طرف سنگلاخ پہاڑوں کی اس لیے
 انسانی پرانا تھا کہ وہ کموں اپنی نگہ سے
 لٹی کر اس کے سینے پر نہیں پہنچے تھے۔ کیونکہ
 کوڑا ہوا اور بھی اپنی نگہ پر بیکار تھی
 لیکن ان میں ایک ڈانڈا تھا، ایک ارتفاع
 تھی تھا۔ اور ایک رنگدار جب ایک ہوا
 اور سیاٹ راستہ بنے کہ ان کے قریب
 پہنچنا تھا۔ تو وہ کلیقات خداوندی کے
 اس شروع کر دیکھنے کے لئے بظنی طور
 ہونا تھا مگر یہ آٹھ طرفوں میں کا
 ہے یعنی اور استکارہ آویز تھا۔ کیونکہ
 کو اپنی طرف پھرنے کے لئے اس کے اندر
 ذرا بھی حرکت نہ تھی۔ اور دوسری طرف
 وہ قطعہ زمین جب اپنے جانب قریب دور
 تک پھینے ہوئے سبز زاروں کو دیکھتا
 تھا۔ تو اس کے سینے سے آہیں جھولوں کی
 شکل میں دن بھر ہفتی رہتی تھی۔ اور
 آسمانی تین ایک ایسا سببی ساں بیدار
 دیتی تھی جس میں دھول ہی دھول نظر آتا
 کرتی تھی یہ دھول دن بھر اڑتی اور
 رات کو اپنی بدتمنی پر آسٹہا ہوتی زمین
 پر آرتی۔ اور اگلے صبح اس کی کھڑکیوں
 پھر ہی کیفیت پیدا ہوتی۔ اور ہر
 خدا جانے کتنی صدیوں سے پوٹی ہوا رہتا
 آسمان سے سینکڑوں انفلکات تھے بعد
 دیگر سے آرتے تھے تو اس کو تینوں طرف
 اور تینوں طرف تینوں طرف تینوں
 میں کوڑے اور آڑھ آڑھ کرے۔ لیکن
 اس آٹھ مربع میل سرزمین میں ذرا بھی انفلکات
 نہ آیا۔ دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں
 ہزاروں مسافر سوز اور دیوں میں سوار
 اس قطعے کے سینے پر بھی ہوتی ہر کوئی پر
 سے گزر جاتے مگر کوئی اس کی طرف آنکھ
 اٹھا کر بھی نہ دیکھتا۔

(۲)

کوشش کی کسی طرح یہ بجز زمین زراعت
 کے قابل ہی نہ تھے۔ مگر اس کا وہ ہزاروں
 روپیہ اس قطعے کے گرد غبار میں دب کر
 رکھا ہی گیا۔ کیونکہ یہ اس مردہ زمین سے
 نہ تو پانی نکل سکا اور نہ اس سے کوئی فائدہ

المصلح الموعود

نتیجہ ہی کہ مثنیٰ جو ایشیا صاحب فانی نے لکھا ہے اللہ انہی جہاد آباد دکن

اسلام جو ہیشماراں ہر زبان پہ آیا ہے نام جن کا
 نام آخر زمان ہو کر جہاں میں آیا غلام جن کا
 بیخ موعود ہی کی خاطر یہ دیکھئے نشان کبریائی
 بھر ہر ایک بیہوش لیک جہاں میں فصل بہاؤ کی
 یہی وہ دن ہے دنیا میں دن کی فدا کا کلام زندہ
 خدا ہے زندہ یہ وہی زندہ رسول خیر الانام زندہ
 یہی ہیند ہے جس میں دیکھنا نشان زندہ نے نشان
 اسی ہیند میں نام چکا غلام سردار وہ جہاں کا
 ہو لیں محمود کس زبان سے بنے تو پہلے آباد کوئی
 وہ جانے محمود کی حقیقت جو ہو کر راستہ بنا کوئی
 بشیر اول بلا کے حق نے دوبارہ ہر ایک بشیر بھیجا
 نذیر سے اپنے جو کہا تھا پسرو ہی بے نظیر بھیجا
 وحی نے حق کی خبر جو دی تھی وہی فانی الرسول ہے یہ
 جہاں مضطر ہے جس کی بوسے وہی تو خوشترنگ ہے یہ
 مرعوب ہے نشان والا اندھیرے گھر ہے یہ اجالا
 بنو اے اسلام کا اسی سے جہاں میں ہرست ہوا
 شمع ہے مشرق میں اس کی روشن چراغ مغرب میں مل ہے
 جو سوئے تھے وہ دھڑک رہے ہیں نشانہ کو شہل ہا،
 ہمارے محمود بحر عرفاں لبوں سے جسے تیل رہا ہے
 منیل احسان و حسن بن گرفتاروں کے گمراہ رہا ہے
 جہاں بہ انبیا کی ذکر اس کا عدو کے لب پر نشانہ لگا
 کیا ہے مردہ دونوں کو زندہ ہے کیا مبارک نامہ لگا
 جہاں کا تم اٹھانے والا ہے میں کو چار کرے والا
 خدا کی باتیں بتانے والا دلوں کو بیدار کرنے والا
 رہے سلامت جمارے سر۔ ابھی روم کے حکمے دوم کا
 ہے اک سہارا دعا نے کافی قبولی حدیثیہ کے نام

اٹھا یا اسکا۔ اور وہ ساہوکار جو اس
 زمین کو زرخیز بنانے کے لئے خدا اپنے
 کئی اسید میں دامن میں ہا ہندہ کر کے
 نکلا ہوا۔ زمین سوزی کر کے اسی حد سے
 مر گیا۔ اور وہ نام کا بہادر کام کی کوئی
 بہادری نہ دکھا سکا۔
 یہ وقتی حرکت اور عارضی سی بھلی ہی
 ختم ہو گئی۔ اور وہ قطعہ زمین پھر اسی طرح
 اپنی بدتمنی پر آسٹہا ہونے لگا۔ اور اسی

میں۔ اور کچھ مسلمان ادھر ادھر کھراڑا ہے
 دو تین گھنٹوں کے بعد کوئی دو درجن کے
 قریب باہل اسی قسم کے کچھ اور دیوانے
 پانچ گئے جس کے ساتھ ہی اسی قسم مسلمان
 تھا۔ یہ دیوانے کچھ کر دیتی کے کارندہ
 نہ تھے۔ اور نہ ہی اسی قسم کے جلب مغت
 کے خیال سے مہیا آئے تھے جس خیال سے
 کہ وہ کر دیتی آٹھا۔ یہ تو صرف شہر ہی مغرب
 کی زندگی سے بچنے کے لئے اس دیوان اور
 ہے آپ دیکھا قطعہ کو اپنی پناہ بنا جانے کا
 عزم سے کر آئے تھے۔

مضافات کے لوگوں نے ان دیوانوں
 میں سے ایک سے استعجاب و رنگ میں اور
 استحقاق و آئینہ الفاظ میں پوچھا
 "تم لوگ یہاں کجا کر کے آئے ہو؟"
 اور دیا اسے یہ کہا

"ہم یہاں ایک سچی آباد کریں گے۔"
 "کیسی؟"
 "پال سٹی"
 "کسی قسم کی سٹی؟ یہاں تو کسی سٹی کا کوئی
 امکان نہیں، کوئی قصبہ اور کوئی شہر یہاں سے
 قریب نہیں۔ اسی بجز زمین میں باقی کا نام نشان
 نہیں ہے۔"

پھر چارے آقا کا ہی حکم ہے اور اس میں
 کی ہر حال تعمیل کریں گے۔
 "تم کون ہو اور تمہارا آقا کون ہے؟"
 "ہم احمدی ہیں اور ہمارا آقا حضرت مرزا
 بشیر الدین محمود احمد ہے جس کے حکم سے یہاں
 آئے ہیں اور یہ زمین چارے آقا نے اپنے قلام
 کے لئے پناہ کا گناہ بنانے کے لئے عطا فرمائی ہے۔"
 اور وہ دیوانے کام میں حیرت گئے تھے
 کیلے گا رہا تھا کوئی برس ہا ہا ہندہ رہا تھا۔ کوئی
 توئی مسلمان انھارے ہی تھی کوئی نشان میں
 شکار ہی تھی۔ ان تمام دیوانوں کی ایک ہی دھن
 تھی۔ کام کی ان کے اندر ایک ہی احساس
 تھا۔ اور انے ذریعہ وہ سینے سے شرا ہو رہے
 دھول ان کے چروں پر عطف اور ہولوں میں
 ریح کر رہے تھے۔ ان کے کڑوں میں دھول
 اور سینے کی دھاریاں بن گئی تھیں۔ گروہ دیوانے
 وار کام کے جارہے تھے۔ چون معلوم ہوتا تھا کہ
 بجلی کی ستیوں میں جو سوچ ان کرنے سے گروہش
 رہا ہیں۔

اور مضافات کے لوگ اس پاس کوڑے
 حیرت کے ساتھ یہ تاثر دیکھ رہے تھے وہ
 ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے "پاکل مٹائی۔"
 یہاں ہولناکی تھی سبھی جاکتے ہے۔ نہ یہاں
 اینٹیں بن سکتی ہیں نہ اس میں کالہا کی کشتہ
 اور ان دیوانوں میں سے ایک نے مسخرا انداز
 میں کہا "ان سے پہلے وہ مندو بھی تو اپنے لاڈ
 شکر سمیت آٹھا تھا۔ اور کئی کوششوں کے بعد
 ناکام ہو کر چلا گیا تھا۔ اور اسی نتیجہ ناز کے
 حد سے نے اس کی جان لے لی تھی؟ ایک اس
 آواز گھری "ہاں ٹھیک ہے یہ مرزا ہی تھی
 جھک مار کر چے جائیں گے۔ جو بوقوف کہیں گے۔"

طبقة نسوان پر حضرت مصلح موعود کے احکامات

انگریز سرسیتیہ امتیاز اور صاحب بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا اکبر علی صاحبزادہ

انگریزی زبان میں یہی ہے کہ **کلاس** یعنی نصف بسز کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ انگریزی کی اس اصطلاح سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ترقی پسند قوم کے لئے نہایت مزاد سے کہ اسے نصف تعریفی طبقہ نسوان کی اصطلاح کی طرف اور نسبت کی طرف خاص توجہ دے اور انکی صلاح و بہبود کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے بھی ترقی ترقی کے اس راز کو نہایت عمدگی سے اور بہترین طور سے بیان فرمایا ہے۔ اسلام کے بعد اولیٰ میں مسلمانوں نے اس راز کو سمجھا اور بالآخر ایک دنیا کے امتداد میں لگے۔ انکی جوں جوں زمانہ گزرتا گیا اس آسان دیانت کے لغتوش دلوں سے عموماً پلے پلے بھٹتا کرتا رہا۔ دور منزل کے وقت دیگر دیانت کے ساتھ ان کی ہم آہنگی کو بھی طاق نسوان میں سکھایا گیا۔ موجودہ زمانہ میں جب مشیت ایزدی نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے سامان کے حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے پیچھے ہائیں مبینا حضرت نسیفہ السیخ الشافی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دی ہے اپنی خلافت کے ابتدائی زمانہ سے ہی عام جماعت کی تربیت و اصلاح کے ساتھ ساتھ طبقة نسوان میں تعلیم کو عام کرنے اور خصوصاً انکی تعلیم سے واقف و آگاہ کرنے کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے میں مسورتان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

”ہاں یہ بیاداشی کی جو عروق و عاقبت ہے اس کو پورا کرنے کیلئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اس طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں انکے اس کا احساس پیدا نہیں ہوا کہ اسلام ہم کے لیے چاہتا ہے۔ ہاں زندگی میں صرف ہونی چاہیے۔ جس میں ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہیں کے بعد اللہ کی رضا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوسکیں۔ اگر غور کیا جائے تو اکثر عورتیں اس امر کو محسوس نہیں کرتی کہ روزمرہ کے کاموں کے سوا کوئی اور کام بھی کرنے کے قابل پیدا نہیں۔“

دوران اسلام میں عورتوں کی کوششوں سے جو نفع بھون برپیدا کیا جاتی ہے۔ اور جو بدگمانی اسلام کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی لڑکھڑاہٹ سے زدہ عورتوں ہی کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ مادہ بھون ہی اگر ترقی کا قاعدہ پیدا کیا جاسکتا

کی صلاحیت پیدا کی مافیٰ ناخاندہ مہتر عورتوں کو پھانسی کا خاص طور پر انتظام کیا گیا جس سے ایک بڑی تعداد ایسی عورتوں کی جنوں نے ساری عمر تک کھول کر نہیں دیکھی تھی۔ ابھی طرح ہی تھے اور کھینے لگتیں چنانچہ تعلیم تک سے قبل جماعت احمدیہ کی عورتوں میں تقریباً نو سے فی صدی عورتیں تعلیم یافتہ تھیں۔ اور جب جہاں آسمان کا ایکسٹنڈ ہوا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے چوبدری فتح محمدت باقی اور اس مقابل پر پیر پیر علی الدین صاحب ثمالہ سے تیار ہوئے اور کھول کر کھینے تھے۔ تو ذریعہ تعلیم اپنے آپ کے اور دولت کی اہمیت کو سمجھنے کے جماعت احمدیہ کی مسورتان نے نہایت اچھا اور دوست سے اپنے صاحب دوست ڈاکٹر اور وہ نظارہ کویت تجھب کھتا جبکہ اسی اسی

کی بڑھی اور ترقی عورتوں کو باقی پورا کر دے کہ اس لئے لایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سید بدمی الدین صاحب نے اس بات کا اعتراف کیا اور انکی کھینے لگتیں میں صرف جماعت احمدیہ کی مسورتان کی وجہ سے شکست ہوئی۔ غیر تعلیم تک بعد اسے مرکز دہلی میں آپ نے اسی طرح بھولنے کیلئے کئی سکول کا قیام فرمایا تاکہ لڑکیوں کو بھی سکھایا جاسکے۔ ہر سال سیسوں کی تعداد میں جماعت کی تعلیم زبردہ علم سے آسان نہ ہر کھینے ہیں۔ بلکہ ہر سال بڑھتی رہتی ہیں اور ہر حال میں اس طرح اس قابل ہوتی ہیں کہ آئے دن انکی تعلیم اور بہتر رنگ میں

تربیت کر لیں۔ غیر تعلیمی سکول کے لئے ضروری خاکہ عورتوں کے ذریعہ مطالعہ کے لئے کتاب چھپا ہوسکیں۔ اس ضمن میں پورا کرنے کے لئے مسورتان تک لائبریری کا اجراء کیا جائے اور ایسی لائبریری کے نام سے موسوم ہوسکیں۔ اس طرح عورتوں کا اپنا رسالہ ”مصلح“ جاری کردیا جائے جس میں عورتوں کے اپنے لکھے ہوئے مضامین اور مضامین ہوتی ہیں۔ اور انکے ذریعہ تقریر کے خلاف تحریر کی طرف بھی عورتوں کو توجہ دلائی۔ سیدنا حضرت نسیفہ السیخ الشافی ایدہ اللہ

بفرہ انگریز المصلح موعود نے جہاں مردوں کی خدمت دین کے لئے ممالیٰ قرآنی کا جذبہ پیدا کیا وہاں مردوں کے مدد و مدد عورتوں کو بھی اس ممالیٰ قرآنی کے لئے اکھاڑا ہے۔ وہ ہے کہ جب آپ نے مسجد لڑکوں کے لئے عورتوں کو چندے کی تحریک کی۔ تو جماعت مسورتان نے قائم رنگ مالی قرآنی کا جذبہ نہ دکھایا۔ چنانچہ اللہ نے حضرت زینبہ جند سے یہ دیا تاکہ اپنے روزگار دے کہ مرکز تعلیمت میں خانہ خدی کی تعمیر میں بطور مدد حصہ لیا۔

اس کے بعد حضرت نے ہائیں جماعت کی تعمیر کے لئے خصوصیت سے جماعت کی

عورتوں کی تحریک کی۔ چنانچہ آج ہی تربیت کے نتیجے میں جماعت کی عورتوں نے اس آواز پر لبیک کہا اور مالی قرآنی کا نہایت شاندار نمونہ پیش کیا جس کے نتیجے میں ہائیں جماعت نے نہایت شاندار مسودہ تحریر ہوئی ہے۔ غلام اذیہ المصاف عالم ہی اشاعت و تبلیغ اسلام کے وسیع پر گلام کے ماتحت جو حصہ جس سال سے ہو جماعت تحریک ایدہ میں حصہ لے رہی اس میں بھی مردوں کے مدد و مدد جماعت کی مسورتان بھی راجد حصہ لے رہی ہیں۔ اسکے علاوہ اسی سیدک تحریک کے ذریعہ اپنے جماعت ممالیٰ قرآنی کا جذبہ پیدا کیا۔ اور انہیں سادہ زندگی کی تعلیم فرمائی۔ اور خصوصیت سے مسورتان کو ذریعہ نسبت کی اشتیاق میں کر کے خدمت دین کے لئے اپنے احوال پیش کرنے کی راہ ہائی۔

خلافت کے لئے حضرت سید موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی ذاتی علامات میں سے اس بات کی ایک خبر دی کہ وہ:-

”مردوں کی رشتہ کاری کا موجب ہوگا ان الفاظ کے جہاں دیگر مستند معانی تھے اعتبار سے حضرت نسیفہ السیخ الشافی اس کے مسعدان مٹھے تھے۔ وہاں اس فقرہ کے ساتھ لفظ یہاں میں صنف ناؤک کے مفہوق لانا کے طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ سیدنا مسورتان عورتوں کی خلافت کے لئے دیکھا جاتا تھا۔ وہ عمت ج شرح نہیں۔ خاندان میں کئی ذکات ہوں کہ جہاں جماعت مسورتان کو مقدا نہیں جاتا تھا۔ چنانچہ سید آپ نے اپنی جماعت کو اس اہم ذریعہ کی طرف توجہ دلائی تاکہ عورتوں کو باوجود قرآن مجید میں اس طبقہ کے حقوق محفوظ رکھنے کے اور انکی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ لیکن حضرت نے جماعت کے مردوں سے یہ بھی کہہ دیا کہ عورتوں کو شریعت کے حکم پہل کر کے پورے روزہ کا حق دینگے۔ چنانچہ آج جماعت کی عورتوں نے علم میں پہلی ہی ممالیٰ قرآنی میں پہلی میں اور تقویٰ کی طاعت میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی قیادت میں جس قدر ترقی اس وقت ان کی مثال دنیا کسی قوم میں نہیں دیکھتی۔ اور شریعت نہایت عظیم الشان اس حالت میں جماعت کی مسورتان کا

ان حالات میں جماعت کی مسورتان کا فرض ہے کہ وہ اپنے علم اور عمدہ وقتاً۔ جس سے جماعت کی ترقی کے لئے نون رات کوششیں کریں۔ دعاؤں میں لگی رہیں۔ کہ اسے ہر سے تیار تھا۔ اور اپنے فضل اور رحم سے ہمارے پیار سے تعلیم مصلح اور روح و رحمت دال نزلت عطا فرما۔ آپ کا علم ہی رکت ہے آپ کے امانوں اور عوام کو پراپہ تکمیل تک پہنچانا ہمیں غم آہن۔

اگر پھر پھر مشال نہیں ہوگا مصلح موعود نے قرآن اشاعت کے باعث پورے ۲۰۰ ذریعہ کا پورے طبقہ نہ ہوگا۔ اجاب نوش ذریعہ (ادارہ)

تخریک حید کا اجراء

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۹)

تو ہم کو اس کا فی مقدمہ کرتے ہوئے غیر معمولی ایثار اور محنت اور قربانی سے کام لینا چاہیے تاہم اختہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کو قریب سے قریب تر لانے والے ہوں گے۔

احباب جماعت کی ذمہ داری

جماعت احمدیہ نے حضرت مصلح موعود اور اللہ کی قیادت میں مجموعی طور پر ایک نہایت اعلیٰ اور عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ اور تخریک حید کے مافی حد کے ذمہ داروں میں متواتر حصہ لینے والے مخلصین کی قربانی کو بدلہ مستقل یادگار قائم رکھنے کے لیے حضرت ارشد و ذوالاعلیٰ اس کو قبول فرمایا ہے۔ اس کو قبول فرمائیے اپنے منہ رستانی احمدی دستوں کو توجہ دلانے ہوئے اس سبب کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ ان میں سے بعض انفرادی مثالیں سستی اور کونہی کا کہن پائی جاتی ہیں۔ اور وہ اپنے مافی زلفی کا ادا کرنا ہی غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کا ہے کہ ایسے افراد جماعت وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داری کو پورے طور پر محسوس کر کے خدا کے فضل کو جذب کرنے والے بنیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ احباب جماعت کو ذاتی اور خاندانی مالی مشکلات بھی درپوش ہیں۔ اور بعض احباب غیر معمولی اور غیر انتہائی فزیر اقتصادنی بحران کے دور میں سے گذر رہے ہیں۔ لیکن باوجود کنا ہائے کورنٹ کی تکلیف اٹھانے کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ زیادہ مقبول اور بہتر اجر کا مستوجب ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود علیہ السلام بر اس لدا وضیت میں ارشاد فرماتے ہیں:-

”خدا کی رضا کو تم یا یہ نہیں سمجھتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑو گے۔ ایسا نالی چھوڑ کر اپنی جان چھوڑو گے اس کی نمانہ میں وہ یعنی نہ اُٹھنا و نہ موت کا نالہ و تمہارے۔ یہ سہلے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تمہی اٹھانے کے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان مان سنا سنا رہا کے وارث شمار نہ جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں“

حرف آخر

ہم میں سے بہت بہن جو حضرت مصلح موعود آپ کے صحابہ کرام کے زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ان کے دل میں یہ جوش پیدا ہوتا ہے کہ کاش وہ آج زندہ ہی ہوتے ہوتے وہاں قربانیوں میں شامل ہوتے

مبارک وجود!

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۹)

زندہ نشان سے مکہ اس وقت ایک دنیا روحانیت کے حقیقی تخریک سے منموڑ کر لینے زندہ خدا کی سستی سے گرا کر منموڑ کر چلے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود اور اللہ تعالیٰ نے بقدر الوہیہ کو قبولیت دعا کا کائنات عطا فرمایا جو ایک بندے کا اپنے زندہ خدا کے ساتھ حقیقی تعلق ثابت کرنے کے بجائے خدا ایک حکم شروت ہے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے حضور کو دعائی کثرت سے قبول ہوئی ہیں۔ جو جو نعمت کیا یوں ہیں زیادتی اور ترقی کا موجب ہیں۔ اور اسلام و احمدیت کی صداقت کا بہت نشان !!

اور یہ نعمت بڑی بڑی ہوتی ہے۔ جو اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو اس مبارک وجود کے فطرتی حاصل ہے۔ جس کی مثال اور کسی جگہ پائی نہیں جا سکتی۔ اور انکے فضل اللہ بیستہ من میشتاء۔

ضروری نصیحہ

دقت خدائی کا باعث ہے شرح بندہ فدام اللہ صحتہ لا اعلان سے غمخوار رہ سکو میں نصف دنیا پیسہ کی روپیہ کی شرح کے گردا گرد کیا۔ لیکن کتابت کی غلطی کا وجہ سے پیسہ پیسہ کی روپیہ کا اعلان ہوا ہے۔ اسلئے ہمیں اس کی درستی کر کے جوئے غلطی نیا پیسہ (M.P) کی روپیہ کے حساب سے پندرہ فدام لا عورہ واصل کر لیں۔

درخواست ہائے دعا

- ۱۔ مولانا علیہ ابو کو اللہ تعالیٰ نے مجھے چوتھی زندگی عطا فرمائی ہے۔ عویدہ و زورودہ کے نیک اور ترقی دہنیں ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (مکتبہ دہلی احمدیہ بخاری کا دیوان)
- ۲۔ بہری لڑکی بنا رہنا چار سال ٹاٹینا بند چار روک بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب کرام سے عویدہ کی نصیحت کا ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
- ۳۔ رضا کا محمود احمد سعید واقف زندگی اندر رہو
- ۴۔ میرے ابا جان ملک بشار احمد را در کٹر ملک محمد حسین صاحب عرصہ قریب چھ ماہ سے بچھڑا اور شکار کی بکوردی وغیرہ عوارض میں مبتلا ہیں۔ نظر حالت بہت ہی تشویشناک ہے۔ ضروری ہمدردی حضرت مصلح موعود سے دعا کی ہے۔ آپ ہی کی سستی جماعت سے اپنی محنت باقی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (ملک احمدیہ خیریت احمد اذ آہ ہمار)

ایک سنگار زمین کو گزار بنا دیا (۱) اس وقت تک کہ وہ جالی خستہ ساری دنیا میں خوفناک صورت میں پھیلنے جا رہے ہیں۔ اور ان کا نشانہ سارا راستہ اسلامی اصول اور اس کی پاک تعلیم سے اور اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کی خدمت مافی کا یہ عالم ہے کہ کمال لغت اسلام کے جارمانہ حملوں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہر میدان میں پسپا ہو رہے ہیں۔ سیکرنا حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے آپ کے اس سیکرنا میں نے اس روحانی جنگ کے لفظ کو ہی بدل دیا ہے۔ اور اب تو دفاعی جنگ کی بجائے مخالفین اسلام کے گھروں پر پہنچ کر جارمانہ حملے کے جارح ہیں۔ اور تنظیمات کے علمبردار میدان میں اس نئے لغت پر عمل کے کامیاب پلیرین کے سامنے پسپا ہو رہے ہیں۔ اللہم ایدنا کا بدروح القصد من ومنتعنا بطول حیاتہ۔

(۲) مولانا اس کے حضرت مصلح موعود کا اپنا وجود اس رنگ میں زندہ خدا کا ایک

امتحان کتاب حقیقی اسلام

احباب ذوق فرمائیں۔ لیکن ۲۰۲۱ زرداری کو مولانا پروردگار صاحبان نور فرمائیں کہ کمالی ہے۔ آپ کی خدمت میں دعا ہے کہ نماز زرداری کو ان کے نام لکھنے کا بھی حق ہے۔ وہ ان بیویوں کو کہیں امتحان کیونٹ کھوں۔

ہم صدارت مجلس فدام لا عورہ مرکز قادیان

بدرجہ القدس۔ جو خود خدائی کے ذمہ بہت وسیع ہے اور حقیقی اسلام کا پیام انہیں بھیجنا ہے۔ اسے مشرق کی تعداد و انکی ناکافی ہے۔ اس پیغام حق کو کہہ رہے ہیں کہ تمام کتاوں تک جی رہت کہ اللہ تعالیٰ نے کے لیے سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ شرفہ اذ انہ از قسم تخریک حید رہ۔ فدام لا عورہ مجلس انفدار اقد۔ مجلس اطفال اور کچھ اندازہ اور دفع ختین کے علاوہ دفع حد بد و غیرہ قائم کے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ہر ذرا کو اپنی حقیقت اور حالت کے مطابق پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ اس سے تعاون کرے۔ جماعت میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرنا چاہیے۔

بکوشید لے جو ان تابدی قوت شود پیدا ہمارو دونوں اندر رذیہ نکت خود پیدا

مصلح موعود اور ہمارے ذمہ داری

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۹)

پہنچا جاتا ہے۔ وہ خاموش نہیں ہو سکتی دوسری قوموں کو میدان عمل میں سے آگے اور ہر کام سے پیرو کر دیتی۔ وہ حضرت اولیاد ایدہ اللہ تعالیٰ العزیز کی رضائی میں نہ جلتوں صاحبوں میں دنیا کے ملکوتی بیکر بنا کر اس خدمت کو انجام دینے اور وہی مزید انجام الہی کے مستحق ہوں گے اور باشندوں اور خفقت شمار لوگوں کے معیار میں عروج اور جہان فیضی ہو گا۔

جوش نصیحت جاری

کیا یہی خوش نصیب ہیں جنوں نے حضرت امیر المؤمنین علیؑ سے اللہ تعالیٰ ایدہ اللہ تعالیٰ العزیز کے ترا اعلان اور زبان پر لیکتے ہوئے خود کو حضرت موعود قریب کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور آج کے فیروز میں تعلیم و تربیت پاکر اسلام کی تعلیم کا پیام بھیجنے کے لیے زمین کے مختلف جہات کو نکلے گئے ہیں اور تبلیغ حق اور انکسار باطل کرتے ہوئے خود اسے خدائی توحید اور تفریق مصلح ان علیہ وسلم کی صداقت اور حقیقت کے نقوش اتمام کے دونوں ہتھیار ہے۔ اور کلام اللہ اور اس کے ترجمہ و نشان سے لوگوں کو آگاہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مصلحتی کو کھولنے والا ہے۔ اللہم ایدہ

اظہار شکر کا عملی ثبوت دیں

از قلم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت صلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے دیگر کارناموں کے علاوہ قادیان میں درویشان کا قیام سے جب تقسیم ملک کے وقت پاکستان کے علاقوں سے غیر مسلم اور مشرقی پنجاب کے علاقوں سے مسلمان ترک وطن کے لئے مجبور تھے اس وقت حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے مخلصین کو قادیان میں ٹھہرنے اور شاندار ائذ کی حفاظت اور آبادی کی تحریک فرمائی تو خدا تعالیٰ نے جن مخلصوں کو فرما دیا اور بزرگوں کو یہ توفیق عطا فرمائی وہی بعد میں درویشان قادیان کے نام سے پکارے گئے۔ مشائخہ کے جو خیال منظر کو پیش نظر رکھتے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ قادیان میں ٹھہرنے والوں نے ہمیشہ شاندار قیام فرمایا۔ یہی حقیقت ہے کہ ان ایام میں جن بات آتی تھی تو کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ یہ وہی ہے جسے آپ نے بھی یاد نہیں۔ اوجہ جان و نجات فرمائی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ دن اس سے گزر جائے گا۔

ایسے وقت میں قادیان میں ٹھہرنے والے درویشان نے تمام دنیا میں اپنی جماعت کی لاج رکھنے کی جو اسے اپنی جانوں کی پرورش اور اپنے نام اور باپ بھائی اور زمین اور دوسرے تمام عزیز و اقارب کو چھوڑ کر مقامات ملتصر کی حفاظت اور آبادی کے لئے قادیان میں دعوتی رما کر بھیجے تھے۔ یہی جماعت احمدیہ کے مقدس محرکات اس کے مظاہر ائذ کی حفاظت اور آبادی کی سعادت خدا تعالیٰ نے صرف درویشان قادیان کو عطا فرمائی۔ ذالک فضل اللہ یوقیہ من یشاء اللہ ذو الفضل العظیم۔ قادیان جو جماعت احمدیہ کا مستقل اور دائمی مرکز ہے اب اس کی حفاظت اور آبادی کی ذمہ داری منہدم دستاویں احمدیوں پر عائد ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قادیان کو جماعت کے علاقوں پر رکھ کر فرخ اور یہ سعادت بھارتی احمدیوں کو عطا فرمائی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انعام ہے جو بھارتی احمدیوں کو عطا فرمایا ہے۔ یہی بات ہے کہ جب بھارتی احمدی مذہب نے اسے اس انعام کی پورے طور پر قدر کر رہا ہے اور اس سلسلہ میں جو فرسودہ داران الایمان عائد ہوتی ہیں اسے وہ صحیح رنگ میں ادا کر رہے ہیں؟

ان سوالوں کا جواب ہم بھارتی احمدی اپنے سابقہ عمل کو دیکھ کر معلوم کر سکتے ہیں۔ یہی نہایت ندامت اور انہوشی کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ہمارے منہدم دستاویں احمدیوں نے اس سلسلہ میں جو فرسودہ داران الایمان پر عائد ہوئی تھیں انہیں پورے طور پر ادا کر لیا۔

آپ لوگ مجھے یہی حصہ احمدیاد میں لازمی جلد بات ادا کرنے ہیں۔ جیسے نیا کے دوسرے علاقوں میں بننے والے احمدیوں سے بڑھ کر آپ قادیان کی آبادی کے لئے کیا قربانی پیش کر رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے اچھے بھائیوں نے بھارت کی طرف سے آدھ چنڈہ پتہ کا ایک کثیر حصہ قادیان میں رہنے والے درویشان پر خرچ کر دی ہے اور ان وجہ سے اس کے دوسرے زواضع مثلاً تبلیغ و اشاعت اسلام اور تعلیم و تربیت کے کام کے لئے مناسب رقم بچا نہیں ہوتی۔ یہی قادیان کی آبادی اور یہاں تعلیم ایسے درویشان جو سلسلہ کے وفادار ہیں کام نہیں کرتے کہ گزراؤں کے لئے جو رقم درکار ہوتی ہے بھارت کے تمام احمدیوں کا خرچہ ہے کہ وہ اس کو ادا کریں۔

آپ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے درویشان اصحاب اپنا تکذیبہ فرمہ لیا نہیں۔ لیکن واقعہ یہ کہ صد ہا اچھے احمدی بنے اس راستہ کو طے سے اختیار کیا ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ہمارے پوری توجہ اور کوشش کے خاص حالات اور ماحول میں صرف چند ایک ہندیش اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے ہیں اور بہت سے فارع شدہ درویشان کی حالت ایسی ہے کہ ان کو ہمارا امدادی مالی ذریعہ ہے۔ انہیں اگر اچھی ان کو گذارہ دے تو پھر جو رقم اسے حاصل ہے اور تعلیم و تربیت کا کام کیا جا رہا ہے۔ اسے پھر تنگ نہ رہے کہ ان کو جماعت احمدیہ کے تمام کاموں کی تربیت و اصلاح اور تبلیغ و اشاعت اسلام ہے۔

یہ اپنے تمام بھارتی احمدی بھائیوں اور بیٹوں سے سوال کرتا ہوں کہ کیا آپ کا یہ خرچ نہیں ہے کہ آپ ان مخصوص حالات میں بے مقصدی سے قادیان کی حفاظت و آبادی کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر جو رقم اس کام میں آپ کی غائتگی کر رہے ہیں ان کے لئے معیشت کے سامان جمیا کرنا آپ کا خرچہ ہے۔ ہم خرچہ کے لئے سببنا حضرت عظیم الشان اتقانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ کے مطابق درویش مذہب کو نہیں گیا تھا تاکہ بھارت کے احمدی اس فنڈ میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے کر اپنے خرچہ کو ادا کریں لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ شروع سے ایک درسیال میں اس میں کچھ رقم آئی اور پھر

اب سادہ سادگی میں نہایت لئیل رتم آتی ہے۔

یہ اپنے تمام بھارت کے رہنے والے احمدی بھائیوں اور بیٹوں سے نہایت درد مند انداز کے ساتھ ان کے اس اہم خرچہ کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے خرچہ کو ہمیں ادا کرنے کی حیثیت کے مطابق درویش مذہب میں ہمارے رقم بچھاریں۔ ہر بھارتی احمدی جو معمولی آدر رکھتا ہے وہ ہر سال ہر کم از کم ایک روپیہ ادا کر سکتا ہے۔ اور ہر رقم آتی نہیں ہے کہ جس کی ادائیگی میں نقد رقم نہیں ہے اور ہمیں ہر اقساط سے اسے مستطاعت بخشی ہے اور ان کے خرچہ کی کٹ کٹ عطا فرمائی ہے وہ ہر سال ۵ روپیہ ۱۰ روپیہ ۲۵ روپیہ ۱۰۰ روپیہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق ادا کریں۔ یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے جب چاہتا ہے تب اپنے کے خرچہ کی رقمیں کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کے خرچہ کے راستوں کو کھول دیتا ہے۔

یہ امید کرتا ہوں کہ یہی اس درویشان اہل پر تمام بھارت کے احمدی پوری توجہ سے غور کر کے اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوں گے۔

اپنے اس خرچہ کو ادا کرنے کے لئے نہیں گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور زبردستی ہوئے۔ اس کے فضلوں کے وارث نہیں گئے۔ آج سے درسیال قبل جبکہ ہندوستان میں احمدی کی مالی حالت یکدم بہت کمزور ہو رہی تھی۔ سببنا حضرت عظیم الشان ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر برس نام ایک خط میں یہ درویشناک الفاظ تحریر فرمائے کہ کیا منہدم دستاویں احمدی ہیں سو درویشان کا بوجھ بھی نہیں اٹھاسکتے ہیں آپ اپنی زندگی اور اپنے اخلاص اور ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے امام پر یہ بات ثابت کریں کہ حضور عظیم الشان بھارت کے احمدی قادیان کے درویشان کا بوجھ بھی خوشی سے اٹھاسکتے ہیں۔ اور اٹھارے ہیں۔ باقی خرچہ دوسرے ان الفاظ کے ساتھ رضعت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھارت دی ہوئی ہے کہ وہ آپ اور آپ کے ساتھ۔ درویشان کے لئے خرچہ کے اسباب اپنی طرف سے جمیا کر کے کھلیں بڑا خوش قسمت ہے وہ شخص جو اپنی وعدہ کو پورا کرنے میں سربسک ہو جاتا ہے۔ درویش خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ تو ہر صورت میں پورا ہو کر رہے گا۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوامی بخت اور احباب جماعت کا خرچ

نعمت بیت المال کی طرف سے سیکرٹریان ملل جماعت ہائے احمدیہ منہدم دستاویں کی خدمت میں آئے ذمہ داری جینہ جات کی نظاری آمداد فرمائی گئی۔ اطلاع دیتے ہوئے انہیں تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ لئیل بخت آدھ کے تقابل پر جس قدر رقم دی گئی ہے۔ اسے جلد از جلد پورا کرنے کی فکر کریں۔ تا آخر اگلی سال تک سو فیصدی ادا کی جانی چاہئے۔ جو وعدہ مالی سال کے نو ماہ گزر چکے ہیں۔ اور آدھ کی موجودہ رفتار کا بازو لینے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ متعدد جائعوں کے نام آئے ذمہ بخت کا بیشتر حصہ اچھے تک تقابلا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی امداد و ہمداری کا احساس کرے جو خدا تعالیٰ نے ان کی طرف سے جو وعدہ جماعت کے اہل۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان مل اور دیگر عہداران کو فرمایا ہے۔ کہ وہ مالی فرائض کی ادائیگی میں عمل قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور اپنی اپنی جائعوں کے قسمت اور تقابلا دار دستوں کو ہمدار اور مددگار کرنے کی پوری مدد دہیں۔ یہ وقت غفلت اور سستی کا نہیں ہے۔ بلکہ قربانی کے میدان میں اپنا قدم بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے فضل کی کوبہ کرنے کا ہے۔ جسے پوری امید ہے کہ ہر مخلصین جماعت زینت شامی کا ثبوت دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

مخبر شیخ احمد صاحب درویش کا انتقال

قادیان۔ از روی۔ یہ خبر انیس کے ساتھ سننے جانے کی کہ آج صبح ۱۰ بجے ان کے محترم شیخ احمد صاحب درویش قریب تین ہفتہ بعد سے سرطان کے باعث بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ ان کا لنگا وانا البیہ۔ راجون۔ مرحوم بھائی تھے۔ آپ نے شاندار خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ بلونت و لات آپ کی عمر سنہ ۲۸ سال کے قریب تھی۔ محترم مولوی عبد الرحمن صاحب نامی اور بھائی نے بڑے باغ میں جنازہ گاہ میں بعد نماز عصر نماز جنازہ ادا کی اور جو کچھ ہفتہ مغزہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔

جملہ اصحاب قادیان مرحوم کے اقارب سے دلہ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور مرحوم کی سعادت اور بخت دار وفات کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اقارب کو ہمدردی میں کوشش عطا کرے۔ آمین۔

